الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ: نصیر أحمد قمر

جلد ۴ جمعة المبارک ۱۴ر مارچ ۱۹۹۷ء شمارہ ۱۱

۴ر ذوالقعدہ ۱۴۱۷ ہجری ☆ ۱۴ر امان ۱۳۷۶ ہجری شمسی

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا

"حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے۔ حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپرواہ ہونا لعنتی زندگی ہے۔ ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ۔ پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کر کے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے۔ اور خدا کے حرام کو ایسی بےباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے۔ غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی اور کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوت کے جوش میں بےحیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے۔ سو وہ سچی خوش حالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا۔

اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے۔ پس تم سوچ لو کہ خداتعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا۔ اور دشمن جو تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا۔ ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بےقراری سے زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم اور غصہ کے ساتھ گزریں گے۔ خدا ان لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ سو خدا کی طرف آ جاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو۔ اور اس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو۔ اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہو کہ یہی راہ نجات کی ہے۔ (روحانی خزائن جلد نمبر۱۹ صـ ۷۱، ۷۲)

انابت انسان کو گناہ سے پاک کرتی ہے

جو عبد منیب بنتے ہیں ان کے لئے آسمان سے مادی رزق بھی اترتا ہے اور روحانی رزق بھی اترتا ہے

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۲۸ر فروری ۱۹۹۷ء)

لندن (۲۸ر فروری): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے گزشتہ خطبات کے تسلسل میں سورہ الزمر کی آیات کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس کی روشنی میں "یاعبادی" کے الفاظ کی وضاحت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے فیض حاصل کرو تو ضرور ہے کہ آپؐ کے غلام ہو جاؤ اور اگر زندگی میں آپ کی غلامی کی توفیق مل جائے تو پھر خواہ سابقہ گناہ پہاڑوں کی طرح بھی ہوں تو وہ ختم کر دئے جائیں گے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا بندہ ہونے کے لئے ضروری ہے کہ آپؐ پر درود پڑھو اور کسی حکم کی نافرمانی نہ کرو۔

حضور نے فرمایا کہ درود کی حقیقت بھی محبت سے ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی غلامی آسان کام نہیں ہے۔ اور پھر ایسی غلامی کہ ایک بھی حکم سے انسان باہر نہ جائے۔ اسے محبت ہی آسان کر سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم خدا اور بندوں کے درمیان وسیلہ تھے اور آپ خدا کے بندوں کو بندہ بنا بنا کر خدا کے سپرد کرتے تھے اور آپ کے بندے عبادالرحمان بن جاتے تھے۔

حضور نے مختلف آیات کریمہ کے حوالے سے بتایا کہ انابت انسان کو گناہوں سے پاک کرتی ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان عذاب سے مخلصی حاصل کر سکتا ہے۔ حضور نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو سب سے احسن، سب سے بلند تعلیم ہے اس کو پکڑو۔ حضور نے سورہ المومن کی آیات ۱۴، ۱۵ کے حوالے سے بتایا کہ عبد منیب بن کر صرف منفی بداثرات سے رہائی نہیں ملتی بلکہ جو عبد منیب بنتے ہیں ان کے لئے آسمان سے مادی رزق بھی اترتا ہے اور روحانی رزق بھی اترتا ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

اس کالم میں سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر پروگرام "ملاقات" کی مختصر ڈائری پیش کی جاتی ہے۔ گزشتہ ہفتے کی ڈائری درج ذیل ہے:

ہفتہ ۲۲ر فروری ۱۹۹۷ء:

آج حضور ایدہ اللہ نے بچوں کی کلاس لی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد عنبرین خان نے رمضان المبارک کے تجربات پر انگریزی میں تقریر کی۔ آج کے پروگرام کی سب سے دلچسپ بات یہ تھی کہ بچوں نے عید کے موضوع پر انگریزی میں خود لکھی ہوئی نظمیں پڑھ کر سنائیں۔ لبنیٰ اکبر کی نظم اول قرار پائی۔ عثمان مرزا نے پیش گوئی حضرت مصلح موعودؓ پر تقریر کی۔ آخر پر بچوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کا ترانہ گایا۔

اتوار ۲۳ر فروری ۱۹۹۷ء:

آج انگریزی دان احباب کے ساتھ انگریزی میں سوال وجواب کی مجلس منعقد ہوئی۔ اہم سوالات یہ تھے:

☆ سوال پوچھا گیا کہ خداتعالیٰ انسان کو گناہ کیوں کرنے دیتا ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سوال اس طرح ہونا چاہئے کہ اگر خدا گناہ نہ کرنے دیتا تو کیا ہوتا۔ کیونکہ انسان سے پہلے گناہ نہ کرنے والے یعنی فرشتے تو موجود تھے ہی۔ اس لئے فرق صرف Choice اور No Choice کا ہے جو سزا اور جزا کا وارث بناتا ہے۔

☆ سوال کیا گیا کہ Timelessness کیا ہے؟

حضور نے فرمایا کہ Change ہی ٹائم ہے تبدیلی وقت کا دوسرا نام ہے وقت صرف خداتعالیٰ کے تعلق سے ہی رک سکتا ہے کیونکہ اس میں کوئی تبدیلی نہیں۔ کوئی مخلوق چیز Timeless نہیں ہو سکتی۔ مخلوق کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ وقت کے ساتھ وابستہ ہے اور اسے تبدیلی لازم ہے۔

☆ اسلام میں مرد اور عورتیں اکٹھے کیوں نہیں ہو سکتے؟

حضور نے فرمایا کہ اسلام ایک سائنٹیفک مذہب ہے۔ مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط سے سوشل ڈس آرڈر (Disorder)، بےوفائی اور مہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں Disciplined لوگوں کی خوشیاں کہیں زیادہ اچھی ہوتی ہیں۔

☆ گی آنا سے آئی ہوئی ایک خاتون نے سوال کیا کہ عید کیوں منائی جاتی ہے؟

حضور نے اس سوال کے جواب میں وضاحت کے ساتھ انسانی فطرت میں خوشی منانے کی خواہش کو بیان فرمایا اور مختلف اقوام میں مختلف تہواروں مثلاً Harvest اور کرسمس وغیرہ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ عید بھی روزوں کی محنت کے بعد ایک خوشی منانے کا موقعہ خداتعالیٰ نے اپنے بندوں کو فراہم فرمایا ہے۔

☆ باپ کی وراثت جب بچوں میں تقسیم ہوگی اور پھر آگے ان کے بچوں میں تقسیم ہوگی تو اس طرح تو وہ کم سے کم تر ہوتی چلی جائے گی۔

اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ ایسا نہیں بچے محنت کر کے اس میں کافی اضافہ کر دیتے ہیں۔

☆ عورت مرد سے مصافحہ کیوں نہیں کر سکتی؟

حضور ایدہ اللہ نے لمس سے پیدا ہونے والی محبت اور نفرت کی لہروں کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ بدنتائج سے محفوظ رکھنے کے لئے اور برائی سے بچاؤ کی غرض سے اجازت نہیں دی گئی۔

☆ گی آنا کی خاتون نے کہا کہ میں ایسے گھر میں پیدا ہوئی جہاں یہ یقین رکھا جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ صلیب پر فوت ہوئے۔ حضور انور نے کافی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب دیا اور بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

☆ کیا دو رکعت نفل کسی بھی وقت پڑھے جاسکتے ہیں۔ یعنی ان اوقات میں بھی جن میں فرض نماز نہیں پڑھی جاتی؟

جواباً حضور نے تین اوقات یعنی طلوع آفتاب، غروب آفتاب اور ۱۲ بجے جب سورج سر پر ہو کسی بھی قسم کی نماز پڑھنے کی ممانعت بتائی۔ نیز بتایا کہ ان کے علاوہ عصر اور مغرب کے درمیان بھی نوافل پڑھنے منع ہیں۔

☆ بڑی عید کیا ہے؟

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

بکوشید اے جواناں

قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے ساتھیوں کی صفات حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ "اشداء علی الکفار" ہیں۔ یعنی کفار کے مقابل پر نہایت شدید اور سخت۔ جب کفار انہیں انکے اعلیٰ مقاصد سے ہٹانے اور باز رکھنے کی کوئی بھی کوشش کرتے ہیں تو مومنوں کا ردعمل بڑا ہی قوی اور شدید ہوتا ہے اور دشمن اپنی منصوبہ سازیوں اور مکاریوں میں ناکام ونامراد ہو کر واپس لوٹتا ہے۔ کفار کا کوئی بداثر وہ قبول نہیں کرتے۔ اور منکرین کو ان کے ہر بدارادہ میں ذلت وپسپائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرامؓ کی زندگیاں ایسے بہت سے واقعات سے روشن اور منور ہیں۔ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا واقعہ کس مسلمان کی نظر سے اوجھل ہے۔ آپ کے مشرک مالک نے آپ کو توحید سے باز رکھنے کے لئے کون سا ظلم ہے جو آپ پر نہیں ڈھایا۔ بھوکا پیاسا رکھا، گلے میں رسی ڈال کر پتھروں پر گھسیٹا، تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر سخت گرم پتھر آپ کے سینے پر رکھے، کوڑوں کی ضربیں لگائیں۔ اس کا صرف ایک ہی مطالبہ تھا کہ یہ کہنا ترک کر دو کہ اللہ ایک ہے۔ "لاالہ الااللہ" کا کلمہ اسے برداشت نہیں تھا۔ مگر سیدنا بلالؓ کا ردعمل کیا تھا۔ اگرچہ آپ "لاالہ الااللہ" پر دل سے ایمان رکھتے تھے لیکن جب مشرک مالک آپ کو کلمہ توحید سے باز رکھنے کے لئے کوڑے مارتا تو آپ اپنی تمام تر طاقت کے ساتھ، زیادہ قوت اور شدت کے ساتھ "احد، احد" کا نعرہ بلند کرتے تھے جس پر اسے اور بھی غصہ آتا اور وہ ظلم اور زیادتی میں اور بھی حد سے بڑھ جاتا تھا۔ اگر حضرت بلال چاہتے تو اس کی ضربیں کھانے سے خاموش ہو جاتے لیکن ایسا نہیں ہوا۔ آپ "اشداء علی الکفار" کے مصداق تھے اور ضرور تھا کہ دشمن کو اس کے مقصد میں ناکام ونامراد کرنے کے لئے "احد، احد" کی آواز بلند کی جاتی۔
آج "آخرین منھم" کے دور میں بھی ایسی بے شمار مثالیں جماعت احمدیہ مسلمہ کی تاریخ میں دنیا بھر میں پھیلی پڑی ہیں۔ جب بھی معاندین احمدیت نے کسی پہلو سے بھی جماعت پر کوئی حملہ کیا ہے۔ خداتعالیٰ کے فضل کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم روحانی فرزند اور آپؐ کے غلام کامل حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت نے "اشداء علی الکفار" کی عظیم صفت کے تحت حیرت انگیز ردعمل دکھایا ہے۔ معاندین احمدیت نے جب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی آواز کو دبانے کا اعلان کیا اور دعویٰ کیا کہ یہ آواز قادیان سے باہر نہیں جائے گی تو خلیفہ وقت نے ساری دنیا میں جماعت کے پھیلاؤ کے لئے عظیم الشان آسمانی منصوبہ جماعت کے سامنے رکھا اور دیکھتے ہی دیکھتے جماعت ہندوستان سے نکل کر زمین کے کناروں تک پھیل گئی۔ مخالفین نے اقتصادی ومالی لحاظ سے جماعت کو فقیر اور مفلس اور کنگال کرنے کے لئے منصوبے بنائے اور شرارتیں کیں تو جماعت مومنین نے اس اخلاص اور فدائیت سے اپنے اموال راہ خدا میں پیش کئے کہ جماعت کے بجٹ ہزاروں سے نکل کر لاکھوں میں اور لاکھوں سے کروڑوں میں بڑی تیزی سے تبدیل ہونے لگے۔ یہ ایک زندہ اور جاری سلسلہ ہے جس سے جماعت کی تاریخ روشن اور مزین ہے۔

آج اس دور میں جبکہ خدا کے مرسل اور شیطان کا آخری جنگ ہے دشمن احمدیت ایک دفعہ پھر بڑی قوت کے ساتھ اس جماعت کی تیزی سے بڑھتی ہوئی ترقی کو روکنے کے لئے مفسدانہ کارروائیاں کر رہا ہے اور اندر ہی اندر بڑی گہری سازشیں ہو رہی ہیں۔ ادھر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی طرف سے مباہلہ کے چیلنج کے نتیجہ میں بھی صف دشمن میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔ ہمارا مشاہدہ اور تجربہ ہے اور ہم اس یقین پر خدا کے فضل سے علیٰ وجہ البصیرت قائم ہیں کہ پہلے بھی جب مباہلہ کا چیلنج دیا گیا تھا تو خداتعالیٰ نے حیرت انگیز نشانوں سے احمدیت کی صداقت کو دنیا پر آشکار فرمایا تھا اور اس کے بعد غیر معمولی سرعت کے ساتھ جماعت کی ترقی اور پھیلاؤ ہوا۔ نئے نئے رستے تبلیغ کے کھلنے لگے۔ آہنی دیواریں دیکھتے ہی دیکھتے پگھلنے لگیں اور ہزاروں کے ہندسہ سے نکل کر ہر سال لاکھوں افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہونے لگے۔ اب بھی ایسا ہی ہوگا۔ تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی طرف سے تدبیر کا حق ادا کریں۔ اس سال کو جو مباہلہ کا سال ہے ایک امتیازی طور پر فیصلہ کن سال بنانے کے لئے غیر معمولی طور پر دعاؤں سے کام لیں اور اللہ تعالیٰ سے مدد پاتے ہوئے اس تیزی سے پیغام اسلام واحمدیت کو دنیا میں پھیلائیں اور لوگوں کے دل خدا اور محمدؐ رسول اللہ کے لئے جیتیں کہ دنیا دیکھ لے کہ خدا کس کے ساتھ ہے اور کون ہے جو ناحق خدا کی برگزیدہ جماعت سے لڑائی کر رہا ہے۔
سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ولولہ انگیز نہایت پرشوکت اور مبارک الفاظ میں احباب کی یاددہانی کے لئے ہم یہی کہتے ہیں۔

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ☆ بہار و رونق اندر روضہ ملت شود پیدا
بہ جنید از پئے کوشش کہ ازدرگاہ ربانی ☆ زبہر ناصران دین حق نصرت شود پیدا
در انصار نبی بنگر کہ چوں شد کار تا دانی ☆ کہ از تائید دیں سرچشمہ دولت شود پیدا
بجو از جان و دل تا خدمتے از دست تو آید ☆ بقائے جاوداں یابی گرایں شربت شود پیدا

یعنی اے جوانو کوشش کرو کہ دین میں قوت نمودار ہو اور ملت اسلام کے باغ میں بہار اور رونق پیدا ہو۔ کوشش کے لئے حرکت میں آؤ کہ خدا کی درگاہ سے مددگاران اسلام کے لئے ضرور نصرت ظاہر ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انصار کی طرف دیکھ کہ کس طرح انہوں نے کام کیا تاکہ تجھے پتہ لگے کہ دین کی مدد کرنے سے دولت کا منبع پیدا ہو جاتا ہے۔ دل وجان سے کوشش کر تاکہ تیرے ہاتھ سے کوئی خدمت اسلام ہو جائے۔ اگر یہ شربت پیدا ہو جائے تو تو بقائے دوام حاصل کر لے گا۔ اللھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واجعلنا منھم۔

مولیٰ کی محبت بنے پیشانی کا جھومر

صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ کی رخصتی کے موقع پر سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا منظوم دعائیہ کلام

جاتی ہو میری جان ۔ خدا حافظ و ناصر
اللہ نگہبان ۔ خدا حافظ و ناصر
ہر گام فرشتوں کی حفاظت ہو نگہدار
ہر لحظہ و ہر آن ۔ خدا حافظ و ناصر
مولیٰ کی محبت بنے پیشانی کا جھومر
طاعت رہے پہچان ۔ خدا حافظ و ناصر
پیتی رہو تم ساقیٔ کوثر کے سبو سے
غٹ غٹ مئے عرفان ۔ خدا حافظ و ناصر
دل نذر کرو اس کی کہ محبوب خدا تھا
وہ بندۂ سبحان ۔ خدا حافظ و ناصر
یہ گھر بھی تمہارا تھا کہ جو چھوڑ چلی ہو
طوبیٰ مری مہمان ۔ خدا حافظ و ناصر
اس گھر کی بھی رانی بنو جس گھر پہ تمہارا
سرتاج ہو سلطان ۔ خدا حافظ و ناصر
تم سے مجھے بچپن سے بہت پیار رہا ہے
بن جانا نہ انجان ۔ خدا حافظ و ناصر
میری نہ کرو فکر کہ ہے مرا تو ہر دم
اللہ نگہبان ۔ خدا حافظ و ناصر
کر دینا نہ امّی کو فراموش کہ دن رات
وہ تم پہ تھیں قربان ۔ خدا حافظ و ناصر
اے نورِ نظر ابّا کی، دائم رہو شاداں
اے آصفہ کی جان ۔ خدا حافظ و ناصر

بقیہ:۔ خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ جب تکلیف وعذاب آ جائے تو پھر خدا کو بلانا اور اس کی طرف منیب ہونا صرف وقتی فائدہ دے گا۔
خطبہ کے آخر پر حضور نے بعض مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا اور چند ایک کا قدرے تفصیل سے ذکر خیر فرمایا۔ ان میں سے سب سے اول حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مبشر مرحوم کا ذکر فرمایا۔ آپ عاجز، سادہ مزاج، سادہ زندگی بسر کرنے والے خدا کے نیک بندے تھے۔ آپ کی زندگی کے بعض ایسے پہلو ہیں جو اس وقت بھی نشان تھے اور آج بھی نشان ہیں۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے کئی بہن بھائی پیدا ہوئے مگر وہ فوت ہو جاتے رہے مگر آپ کی پیدائش سے قبل آپ کے والد حضرت مولانا غلام حسن صاحب کو بشارت دی گئی کہ لڑکا ہوگا اور زندہ رہے گا۔ حضرت مولوی صاحب نے ۱۹۲۸ء میں زندگی وقف کی۔ آپ نے کم وبیش ۲۵ سال تک گھانا (مغربی افریقہ) میں سخت مشکل اور کٹھن حالات میں خدمت دین کا فریضہ نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ مرکز سلسلہ میں آپ کو قائم مقام وکیل اعلیٰ، نائب صدر مجلس تحریک جدید، ناظم دارالقضاء، وکیل التعلیم اور کئی اور ممتاز عہدوں پر خدمت کی سعادت حاصل ہوئی۔
حضور نے مرحوم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کا ذکر خیر کرتے ہوئے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ تم عبادالرحمان بننے کی کوشش کرو کیونکہ صرف پرانے عبادالرحمان کی کمائی کھانے سے ہمارا گزارہ نہیں چلے گا۔
اسی طرح حضور نے مکرمہ سلیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم یوسف احمدی صاحب آف انڈونیشیا کا ذکر خیر بھی فرمایا۔ مرحومہ کے ایک بیٹے مکرم منیرالاسلام یوسف صاحب واقف زندگی، شاہد، مبلغ سلسلہ ہیں جو رمضان المبارک میں حضور ایدہ اللہ کے درس القرآن کے انڈونیشین میں ترجمہ کی خدمت انجام دینے کی غرض سے لندن آئے ہوئے تھے۔ اور ان کی یہاں موجودگی کے دوران ہی ان کی والدہ انڈونیشیا میں وفات پا گئیں۔ اس سے قبل جب منیرالاسلام صاحب ربوہ میں زیر تعلیم تھے اس دوران ان کے والد صاحب کی وفات ہوئی تھی۔
اسی طرح حضور نے مکرم محمد حسین صاحب (مرحوم) سابق خادم مسجد مبارک ربوہ کا بھی ذکر خیر فرمایا۔ اور ڈاکٹر حامداللہ خان صاحب کی والدہ محترمہ عائشہ بی بی صاحبہ (مرحومہ) کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ بہت بزرگ خاتون تھیں۔ آخر پر مکرمہ رضیہ صاحبہ اہلیہ میجر منیر منہاس صاحب کا بھی ذکر فرمایا جو حیدر آباد دکن کے مشہور خاندان سیٹھ محمد اعظم صاحب وسیٹھ معین الدین صاحب کی ہمشیرہ آپا سلیمہ کی بیٹی تھیں اور عین جوانی کے عالم میں چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ کر بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ نماز جمعہ وعصر کے بعد حضور نے ان سب مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

اُمّتِ مُسلمہ میں تشتت و افتراق

(از قلم: مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم))

تشتت اور افتراق کے بارہ میں انذاری پیشگوئی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آئندہ زمانے کے حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے متعدد بار فرمایا ہے کہ میری امت نے اگر قرآن کریم کی ہدایات پر عمل نہ کیا اور میری اور میرے خلفاءِ راشدین کی سنت کی پیروی ترک کر دی تو وہ یہود کی طرح متعدد فرقوں میں بٹ جائیں گے بلکہ یہود سے بھی بدتر ان کا حال ہوگا۔ ان میں سے صرف ایک فرقہ ناجی اور قائم علی الحق ہوگا اور باقی سب فرقے جہنم کا ایندھن بن جائیں گے۔ دنیا میں بھی خوار ہوں گے اور آخرت میں بھی رسوائی کا مونہہ دیکھیں گے۔ صحابہؓ نے عرض کی حضورؐ! ناجی فرقہ کون ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو وہی طرز عمل اختیار کرے گا جو میرا اور میرے صحابہ کا ہے۔ اور وہی فرقہ صحیح معنوں میں جماعت کہلانے کا مستحق ہوگا کیونکہ اس کا ایک زندہ امام اور ایک خلیفہ ہوگا جس کی پیروی اور اطاعت ان کا شعار زندگی ہوگا۔

یہ روایات مختلف الفاظ میں کم و بیش مندرجہ ذیل صحابہ رضوان اللہ علیہم سے مروی ہیں: حضرت ابوبکر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت انس، حضرت ابوھریرہ، حضرت ابودرداء، حضرت جابر، حضرت ابو سعید الخدری، حضرت ابی بن کعب، حضرت عبداللہ بن عمرو اور حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین۔

(الفرق بین الفرق للبغدادی ص۶و۷)

ان روایات میں سے دو کے معین الفاظ یہ ہیں:

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى أُمَّتِي مَا أَتَى عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ حَتَّى إِنْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ أَتَى أُمَّهُ عَلَانِيَةً لَكَانَ فِي أُمَّتِي مَنْ يَصْنَعُ ذَلِكَ وَإِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ تَفَرَّقَتْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً كُلُّهُمْ فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً قَالُوا وَمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي

یعنی حضرت عبداللہ بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت پر بھی وہی حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے اور ان دونوں قوموں میں ایسی مطابقت ہوگی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے علانیہ بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا جو اس قبیح حرکت کا مرتکب ہوگا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی، لیکن ایک فرقہ کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا حضورؐ یہ ناجی فرقہ کونسا ہوگا تو آپؐ نے فرمایا "وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہ کی سنت اور روش پر چلے گا۔"

عن علي ﷺ قال: قال رسول الله ﷺ: يوشك أن يأتي على الناس زمان لا يبقى من الإسلام إلا اسمه ولا يبقى من القرآن إلا رسمه مساجدهم عامرة وهي خراب من الهدى. علماؤهم شر من تحت أديم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفيهم تعود.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہیں رہے گا (یعنی لوگ اسلام پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے)۔ الفاظ اور عبارت کے سوا قرآن کریم کا بھی کچھ باقی نہیں رہے گا (یعنی قرآن کریم کے مطالب کو اس زمانہ کے لوگ بھلا دیں گے اور عمل چھوڑ دیں گے)۔ اس زمانہ کے لوگوں کی مسجدیں دیکھنے میں بڑی شاندار اور آباد نظر آئیں گی۔ لیکن ہدایت اور رشد سے خالی ہوں گی۔ اس زمانہ کے لوگوں کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی ساری مخلوق میں سے بدتر اور شریر تر ہوں گے۔ ان میں سے فتنے اٹھیں گے اور ان میں ہی لوٹ جائیں گے (یعنی سارے فتنوں کی جڑ اور ساری خرابیوں کا سرچشمہ وہی علماء ہوں گے۔)

اس قسم کی پیشگوئیوں کا مقصد دراصل تنبیہہ تھا کیونکہ انذاری پیشگوئیوں میں یہ حکمت مخفی ہوتی ہے کہ اگر کوشش کی جائے اور وقت پر سمجھ سے کام لیا جائے اور نفسانی خواہشات کی پیروی سے اجتناب کیا جائے تو مصیبت ٹل سکتی ہے لیکن افسوس کہ اس حکمت کو نہ سمجھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتحاد کے بارہ میں جو ہدایات دی تھیں انہیں نظر انداز کر دیا گیا اس طرح مسلمان فرقہ بندی میں یہود سے بھی بڑھ گئے اور تفریق کا شکار بن کر اپنی عظمت اور اپنی شوکت کو کھو بیٹھے۔

مسلمان کون ہے؟

فرقہ بندی پر بحث کرتے ہوئے سب سے پہلے یہ سوال سامنے آتا ہے کہ مسلمان کون ہے؟ اس سوال کے مندرجہ ذیل جواب دیئے گئے ہیں۔

الف: وہ شخص مسلمان ہے جو اللہ تعالیٰ کو ایک جانتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا اقرار کرتا ہے اور یہ مانتا ہے کہ کل ما جآء به رسول اللّٰہ فهو حق۔

معتزلہ کے مشہور امام ابوالقاسم عبداللہ احمد بن محمود الکعبی شیخ المعتزلہ المتوفی ۳۱۹ھ نے مسلمان کی یہی تعریف کی ہے۔

ب: خراسان کے مجسمہ (الکرامیہ) کہتے ہیں کہ وہ شخص مسلمان ہے جو کلمہ شہادت پڑھتا ہے۔ ان کا قول ہے کل من قال لآ اله الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ فهو مؤمن مسلم سوآء كان مخلصاً فيه او منافقاً۔

ان دونوں نظریوں پر یہ اعتراض کیا گیا ہے کہ غیر مسلموں کے کئی فرقے یہ دونوں باتیں مانتے ہیں مثلاً اصفہان کے یہودی جنہیں عیسویہ بھی کہا جاتا ہے وہ یہ مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی تھے اور ان کی لائی ہوئی شریعت بھی برحق ہے لیکن وہ صرف عرب کے نبی ہیں۔

اسی طرح یہود کا ایک اور فرقہ موشیکانیہ کا نظریہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سچے نبی ہیں ان کی شریعت برحق ہے لیکن وہ یہود کے علاوہ باقی ساری دنیا کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ یہود کے لئے ان کا اتباع ضروری نہیں۔ پس کیا مذکورہ بالا تعریف کے مطابق ایسے فرقے مسلمان شمار ہوں گے؟

ج: وہ شخص مسلمان ہے جو کلمہ شہادۃ کا اقرار کرتا ہے کعبہ کی طرف مونہہ کر کے نماز پڑھتا ہے اور اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے۔

د: اہل السنت و الجماعت کے علماء کے نزدیک مسلمان وہ ہے جو کلمہ شہادت کا اقرار کرتا ہے۔ عالم یعنی کائنات کو حادث اور صرف اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مانتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو قدیم مانتا ہے اور اس کی صفات کا قائل ہے۔ اس کو عادل اور حکیم مانتا ہے۔ اس کو بے مثال مانتا ہے یعنی ليس كمثله شيئ کی صداقت کا قائل ہے۔ نیز وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا قائل ہے کہ آپ سارے عالم کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔ ان کی لائی ہوئی شریعت دائمی ہے اور یہ کہ وہ برحق اور واجب العمل ہے اور قرآن کریم احکام شریعت کا منبع ہے اور کعبہ نماز کا قبلہ ہے۔ علامہ بغدادی مسلمان کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

إن أمة الإسلام تجمع المقربين بكلمته الشهادة وبحدوث العالم وتوحيد صانعه وقدمه وصفاته وعدله وحكمته ونفي التشبيه ومع ذلك يقرون بنبوة محمد ﷺ ورسالته إلى كافة الناس بتأييد شريعة وبأن كل ما جاء به حق وأن القرآن منبع أحكام الشريعة وأن الكعبة هي القبلة تجب الصلوة إليها- فكل من أقر بذلك فهو المسلم السني الموحد.

اس تعریف کی رو سے وہ باطنی فرقے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کے دائمی ہونے کے قائل نہیں یا بیانی ہیں یا مغیری ہیں یا خطابی ہیں کہ یہ سب ائمہ اہل بیت کی الوہیت کے قائل ہیں اور مجوسیت سے متاثر ہیں۔ اسی طرح وہ فرقے جو حلول اور تناسخ کے قائل ہیں۔ یا خارجی اباضی فرقہ کا وہ گروہ جس کا عقیدہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک عجمی نبی مبعوث ہوگا جو نئی شریعت لائے گا اور شریعت محمدیہ کو منسوخ کر دے گا اور ایسا ہی خارجی فرقہ کا وہ گروہ جو پوتیوں سے نکاح جائز سمجھتا ہے اور ایسا ہی وہ فرقے جو اباحت کے قائل ہیں یہ سب دعویٰ اسلام کے باوجود امۃ مسلمہ میں شمار نہیں کئے جا سکتے۔

امۃ مسلمہ میں اختلاف کے اسباب

علماء تاریخ نے یہ بحث کی ہے کہ مسلمانوں میں فرقہ بندی کے رجحان نے کیونکر فروغ پایا اور اس کے اسباب کیا تھے۔ اس بحث کا خلاصہ درج ذیل ہے:

تحزب اور فرقہ پرستی کی سب سے اہم وجہ خلافت راشدہ کے بعد حکومت اسلامیہ کے حکام کا غیر شرعی کردار تھا۔ وہ اپنے فرائض کو بڑی حد تک بھول گئے تھے۔ جو نمونہ مسلمانوں نے خلافت راشدہ میں دیکھا تھا بنو امیہ کے زمانہ کے حکام اس کے برعکس تھے۔ وہ ظلم و زیادتی کے مرتکب ہوتے تھے، عدل و انصاف سے بڑی حد تک عاری ہو چکے تھے۔ اس طرح جب اس وقت کے خود غرض لیکن ذہین عناصر نے دیکھا کہ یہ حکام قومی اموال کو بڑی بےدردی سے اپنے اقتدار کے استحکام کے لئے بےجا خرچ کرتے ہیں اور وفاداریاں خریدنے میں لگے ہوئے ہیں، عیش و عشرت ان کی عادت بن گئی ہے تو یہ لوگ بھی جو نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اپنا اثر و رسوخ بڑھانے لگے اور اقتدار سے حصہ پانے کے لئے طرح طرح کے نظریات کو بنیاد بنا کر شورش بپا کرنے لگے تاکہ ان کی بھی بن آئے۔ یہی وجہ ہے کہ اس زمانہ کے شورش پسندوں میں قیادت بالعموم بنو ربیعہ یا نومسلم عجمی عناصر کے ہاتھ میں دکھائی دیتی ہے۔

بعض عناصر جو دینی رجحان رکھتے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ایسے لوگ امیرالمومنین اور خلیفۃ المسلمین بن گئے ہیں جن کا دین سے وہ تعلق نہیں جس کا انہوں نے خلفاء راشدین کے کردار میں مشاہدہ کیا تھا یا ان کے مثالی نمونہ کے بارہ میں سنا تھا تو ان کے دلوں میں مایوسی اور بےدلی پیدا ہوئی اور وہ سوچنے لگے کہ کیا سلف صالحین نے اس لئے عظیم الشان قربانیاں دی تھیں کہ یزید اور اس کے بروز مسلمانوں کے امام اور خلیفہ بن جائیں۔ اس طرح یہ خیال خام ان کو غلط راہ کی طرف لے گیا کیونکہ ابھی دین ان کے دلوں میں مستحکم نہیں ہوا تھا۔

اسلام اتنی تیزی کے ساتھ پھیلا کہ اس زمانہ کی دو زبردست اور بڑی پرانی تہذیبیں آن کی آن میں تہس نہس ہو گئیں۔ ان تہذیبوں کے پروردہ بعض عناصر مغلوب ہو کر بظاہر مسلمان ہو گئے لیکن اندر سے وہ عمداً یا لاشعوری طور پر اپنی تہذیب و ثقافت کے دلدادہ تھے۔ اس طرح اس خلفشار کے دور میں یہ عناصر وہاں کے یہود، مجوس اور نصاریٰ سے مل کر اسلامی اتحاد میں دراڑیں ڈالنے میں سرگرم عمل ہو گئے۔

آغاز میں اسلام کی مساوات کی تعلیم سے متاثر ہو کر عرب قبائل کی عصبیت دب گئی تھی، لیکن بنو امیہ کے زمانہ میں اس عصبیت کے عفریت نے دوبارہ ابھرنے کی کوشش کی۔ بنو ربیعہ کے قبائل مضری قبائل کے پرانے دشمن رہے ہیں بنو ربیعہ کی یہ رقابت مختلف رنگوں میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ مسیلمہ کذاب کی بغاوت اسی رقابت کا ایک ابتدائی پرتو تھا۔ کیونکہ بنو حنیفہ، ربیعہ کی ہی ایک شاخ سے تعلق رکھتے تھے۔ بعد ازاں یہی رقابت تاریخ کے مختلف ادوار میں اپنا رنگ دکھاتی رہی ہے۔ خود بنو امیہ بھی عصبیت کے دلدادہ تھے جس کی وجہ سے بنو امیہ اور بنو ہاشم کی پرانی رقابت ابھر آئی۔

(الفتنة الكبرىٰ حصه دوم۔ المعروف علی دینوه ص۷۹، ۱۵۵، ۱۸۱)

مسلمانوں کے اقتدار نے بلحاظ معیشت اور اصول حکمرانی ابھی استحکام حاصل نہیں کیا تھا۔ اخلاقی اقدار کو بھی پوری وسعت میسر نہیں آئی تھی بااخلاق عناصر غالب نہیں رہے تھے۔ اسی طرح اسلامی تعلیم کے مراکز ابھی تک وسیع اور مستحکم نہیں ہوئے تھے اس لئے جو عجمی عناصر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے آخری دور میں یا اس کے بعد اسلام لائے ان میں اسلامی تعلیمات رچی بسی نہ تھیں اور ان پر ابھی پرانے عقائد اور نظریات کی چھاپ خاصی گہری تھی۔ اس صورت حال کا بھی تفریق بین المسلمین پر بڑا برا اثر پڑا اور طرح طرح کے نظریات اسلام کے نام سے پروان چڑھنے لگے۔ یہ عناصر کھلی مخالفت تو کر نہیں سکتے تھے اس لئے اسلام کا نام لے کر وہ اپنے باطل نظریات مثلاً تناسخ اور حلول وغیرہ کو فروغ دینے لگے اور اس کے لئے قرآنی آیات سے حوالے تلاش کئے گئے۔

فرقہ بندی کے فروغ کا مرکز عراق، ایران اور خراسان تھا۔ یہ علاقے بنو امیہ کے مرکز یعنی شام سے دور تھے۔ ان میں موالی یعنی عجمی نو مسلموں کی کثرت تھی جن کی ایک بڑی تعداد بوجوہ غیر مطمئن اور ناآسودہ تھی اس لئے اس قسم کے موالی کی وجہ سے یہ علاقے شورشوں اور بغاوتوں کے گڑھ بن گئے اور طرح طرح کے نظریات ان میں پھلنے پھولنے لگے۔ چنانچہ علامہ بغدادی اس صورت حال کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں ظهر اكثر البدع من ابناء السبايا و الموالی۔

(الفرق بين الفرق ص۸۳)

ایرانی اور خراسانی عناصر تمدن اور تہذیب کے لحاظ سے اپنے آپ کو برتر سمجھتے تھے جبکہ عربوں نے ان علاقوں کو فتح کرکے ان کی ان تہذیبی اقدار کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیا تھا جس کا ان عناصر کو شدید احساس تھا اور وہ اپنی تہذیب کے فروغ اور دوبارہ سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے کوشاں رہنے لگے تھے۔ دوسری طرف بنو امیہ نے بطور پالیسی یہ رویہ اختیار کر رکھا تھا کہ کوفہ اور عراق کے غیر مطمئن اور شورش پسند عربی قبائل کو مرکز یعنی شام سے دور رکھنے کے لئے ان کو ایرانی اور خراسانی سرحدوں کی طرف دھکیل دیا جاتا تھا اور ان کو وہاں جا بسنے پر مجبور کر دیا جاتا تھا چنانچہ بنو ربیعہ کے کئی قبائل جن میں یمن کے اشعری بھی شامل تھے ایران کے وسطی علاقوں مثلاً قم اور مشہد اور خراسان وغیرہ میں جلاوطن کئے گئے۔

(الصلة بين التصوف والتشيع ص۲۸۲، ۲۸۳، ۳۱۸)

بہرحال یہ غیر مطمئن عربی عناصر جو موالات اہل بیت کا دم بھرتے تھے مقامی لوگوں کے ساتھ مل کر طرح طرح کی مذہبی اور سیاسی شورشیں بپا کرتے رہتے تھے۔ چنانچہ ابومسلم خراسانی کو بنو امیہ کے خلاف اور بنوعباس کے حق میں کامیاب بغاوت کا جو موقع ملا اس کے پیچھے عرب و عجم کے انہی غیر مطمئن عناصر کا ہاتھ تھا جو ایک طرح سے عربوں کی شکست اور عجم کی فتح کے مترادف صورت حال تھی چنانچہ اسی وجہ سے عباسی حکومت میں عربوں کی بجائے عجمیوں کو مسلسل غلبہ حاصل رہا۔

(محاضرات فی تاریخ المذاهب الفقهيه ص۵۹)

مسلمانوں کے ہاتھوں فارسی شاہنشاہی بالکل تباہ و برباد ہو گئی تھی۔ اس لئے ایران و خراسان کے مفاد پرست عناصر جن کے اقتدار کو دھچکا لگا تھا وہ اس کوشش میں لگ گئے کہ کسی طرح سیاسی مفاد اور حکومتی اقتدار دوبارہ حاصل کریں۔ اس کے برخلاف شام میں پہلے بھی اجنبی حکومت تھی۔ مسلمانوں کی فتح سے صرف اتنی تبدیلی ہوئی کہ برے حکام کی بجائے نسبتاً اچھے حکام سے ان لوگوں کو واسطہ پڑا۔ اس لئے اس علاقہ کے لوگ اس تبدیلی کو ایک نشان رحمت سمجھتے تھے اور اس صورت حال نے ان کے جذبہ اطاعت کو اور زیادہ مستحکم کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہاں شورش کے امکان کم سے کم ہوگئے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دینی کردار خواہ کیسا ہی زیر تنقید رہا ہو ان کا سیاسی کردار خاصہ مضبوط اور تقاضہ حالات کے مطابق تھا۔ سیاسی جوڑ توڑ، وفاداریاں خریدنے اور جاسوسی نظام سے پورا پورا اور بروقت کام لینے میں وہ بڑے ماہر تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے زیر اقتدار مرکزی حصہ یعنی شام میں ہمیں ان کے خلاف کوئی قابل ذکر سرگرمی نظر نہیں آتی۔ اس کے برعکس حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس علاقہ کو اپنا مرکز بنایا تھا وہ شورشوں اور بغاوتوں کا گڑھ بنا رہا۔ آپؓ کے ہاں جو سیاسی یا فوجی عناصر تھے ان میں ایک خاصی تعداد ان لوگوں کی تھی جو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت اور شورش پھیلانے میں پیش پیش رہے تھے۔ تنقید، شورش پسندی اور فتنہ انگیزی ان لوگوں کے مونہہ کو لگ گئی تھی اور وہ بات بات پر بپھر جاتے تھے۔ خلافت کا رعب اور ادب و احترام ان کے ذہنوں سے نکل چکا تھا۔ اس پر مستزاد یہ کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعض حامی عناصر امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں بک گئے تھے۔ چنانچہ تحکیم کی تجویز کو قبول کرنے پر حضرت علیؓ جو مجبور ہوئے تو اس کی وجہ انہی خریدے ہوئے عناصر کا اصرار تھا ورنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے حق میں نہ تھے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حامی عناصر میں موالی یعنی عراقی اور خراسانی نومسلموں کی بھی بڑی تعداد تھی جو اسلام اور حق کی حمایت میں نہ اتنے پرجوش تھے اور نہ اتنے باہمت۔ بعض اوقات وہ عین وقت پر دل چھوڑ بیٹھتے تھے اور اپنے امام کو میدان جنگ میں یکہ و تنہا چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوتے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کوشش یہ ہوتی تھی کہ عدل و انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔ جو قومی اموال میں خیانت کرتا ہے اسے معاف نہ کیا جائے۔ معاش میں وہی طریق مساوات اختیار کیا جائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور پہلے خلفاء نے اختیار کیا تھا۔ آپ استحصال اور وفاداریاں خریدنے کے سخت خلاف تھے۔ ایسے حالات میں مفاد پرست اور ترجیح کے خواہشمند عناصر آپ کے مخلص نہ رہے تھے، ان کی وفاداری کمزور پڑ گئی تھی۔ یہ لوگ من مانی کرنے کے لئے طرح طرح کی حیلہ سازیاں کرتے اسلام اور محبت اہل بیت کی آڑ لے کر ناواقف لوگوں میں اپنے فاسد خیالات پھیلانے کی کوشش کرتے رہتے۔

بنو امیہ نے یہ پالیسی اختیار کی تھی کہ اہل بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت کو لوگوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے خطبات جمعہ وغیرہ میں حضرت علیؓ اور دوسرے ائمہ اہل بیت کے خلاف ہرزہ سرائی کی جائے۔ اس کا ردعمل یہ ہوا کہ بنو امیہ جن کو بزرگ مانتے تھے اور جن کا احترام کرتے تھے ان کو مدعیان محبت اہل بیت برا بھلا کہنے لگے۔ حضرت عثمانؓ اور دوسرے صحابہؓ کے خلاف جو نفرت پھیلائی گئی اس کی ایک وجہ مخالف عناصر کا یہی رد عمل تھا۔ بہرحال اس قسم کی غلط سیاسی پالیسیوں کی وجہ سے دینی معاشرہ کمزور ہوتا چلا گیا اور شر کو شہ ملی۔ دھڑے بندیوں اور تفرقہ بازی کے دور کا آغاز ہوا۔

فرقہ پرستی اور دھڑے بندی کی ایک اور مؤثر وجہ یہ تھی کہ اقتدار کی منتقلی کے اصول و ضوابط معین، مرتب اور متفق علیہ نہ تھے اور نہ ہی کوئی ایسا مسلمہ نظام جاری ہوا تھا جس کے تحت انتقال اقتدار کے اصول و ضوابط میں ترمیم و اصلاح کا عمل جاری و ساری رہتا۔ اس لئے جب کسی کو کوئی خرابی نظر آئی تو خیر واپس لانے کے لئے شر کو ذریعہ بنایا گیا اور وہ یہ نہ سمجھ سکے کہ شر سے تو شر ہی پیدا ہوتا ہے۔ بدی، بدی کے فروغ کا باعث بنتی ہے۔ خیر کے لئے تو خیر کے راستوں کی ضرورت ہے۔

خلافت اسلامیہ یا دوسرے لفظوں میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جو اتحاد اسلامی کا حقیقی مرکز تھی اس کی اہمیت اور اس کی برکات کا احساس مدہم پڑ گیا، اس کے احترام اور اس سے لگاؤ میں کمی آ گئی اور یہ سمجھ لیا گیا کہ غلبہ اور اقتدار، قیادت اور سیادت تو ان کا موروثی حق ہے۔ اس غلط سوچ کا نتیجہ یہ نکلا کہ باغی ذہن میں خلافت کی ہتک کی جرات ابھرنے لگی اور شریر عناصر گستاخیوں میں شیر ہونے لگے جس کی وجہ سے خلفاء کی شہادت تک نوبت پہنچ گئی اور وہ تلوار جو نظام خلافت کی حفاظت کے لئے اٹھنی چاہئے تھی مسلمانوں کی گردنیں کاٹنے کے لئے نیام سے باہر آئی اور پھر وہ آپس میں ہی الجھ کر رہ گئے۔

فرقہ پرستی کے فروغ کی ایک اور وجہ اختلافات کو برداشت کرنے کے حوصلہ کا فقدان تھا۔ دلیل کی بجائے تشدد اور تلوار سے اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش کی گئی اور یہ نہ سمجھا گیا کہ تلوار زبان تو بند کر سکتی ہے دل کے اندر کے خیالات اور نظریات پر بند نہیں باندھ سکتی۔ ذہن کی تبدیلی کے لئے مضبوط دلائل، اعلیٰ اخلاق اور عمدہ نمونہ کی ضرورت ہوتی ہے تلوار کی نہیں۔ یہ تھے وجوہات اور کوائف جو بالعموم تفرقہ بازی اور فرقہ پرستی کے فروغ کا سبب بنے اور جن کی وجہ سے امت مسلمہ کا مثالی اتحاد پارہ پارہ ہو گیا اور کام کی بجائے طرح طرح کے لغو نظریات اور مافوق الطبیعات مباحث کی دلدل میں مسلم معاشرہ پھنس کر رہ گیا۔ قدم رک گئے۔ فتوحات میں وہ تیزی نہ رہی جو خلافت راشدہ کے دور میں دیکھی گئی تھی۔ تاہم اس سب کچھ کے باوجود اہل حق، باطل کے مقابلہ میں ڈٹے رہے۔ اسلام کی اشاعت کا عمل جاری رہا گو رفتار کچھ سست پڑ گئی۔ لیکن جیسا کہ آئندہ صفحات سے ظاہر ہوگا کہ غلبہ حق کو حاصل رہا اور بڑی بھاری اکثریت جادہ حق پر قائم و دائم رہی اور حسب وعدہ اللہ تعالیٰ اسلام کی حفاظت اور اس کی اشاعت کے لئے مصلحین اور مجددین بھیجتا رہا اور اب ہم اس دور میں داخل ہو رہے ہیں جو تکمیل اشاعت اسلام اور ليظهره على الدين كله کا دور ہے۔ اللهم انصر من نصر دين محمد صلى الله عليه وسلم واجعلنا منهم ۔ واخذل من خذل دين محمد صلى الله عليه وسلم و لا تجعلنا منهم۔

مسلمانوں میں اختلافات کا آغاز

گل ہائے رنگ رنگ سے ہے زینت چمن
اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد امت مسلمہ میں بعض معمولی اختلافات اٹھے، لیکن جلد مٹ گئے اور امت کو ان کی وجہ سے کسی مشکل یا پریشانی سے دوچار نہیں ہونا پڑا۔ اس قسم کے اختلافات کی چند مثالیں درج ذیل ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد یہ اختلاف سامنے آیا کہ حضورؐ فوت ہوئے ہیں یا نہیں۔ بعض کہتے تھے کہ آپؐ فوت نہیں ہوئے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح آسمان پر چڑھ گئے ہیں آپؐ دوبارہ آئیں گے اور منافقین کو ختم کریں گے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اس قسم کی چہ میگوئیوں کا علم ہوا تو آپؓ گھر سے آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک پر بوسہ دیا اور پھر کہا اللہ تعالیٰ آپؐ پر دو موتیں کبھی وارد نہیں کرے گا۔ یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ آپؐ اس دنیا سے جائیں اور ساتھ ہی آپؐ کا لایا ہوا دین بھی مٹ جائے اور آپؐ کی امت اختلافات کا شکار ہو جائے۔ پھر آپؓ ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے جو اس بحث میں الجھے ہوئے تھے کہ آپؐ فوت ہوئے ہیں یا نہیں۔ اس موقع پر آپؓ نے ان لوگوں کے سامنے یہ آیات پڑھیں

﴿وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم ومن ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا وسيجزي الله الشاكرين﴾

(آل عمران: ١٤٥)

﴿إنك ميت وإنهم ميتون﴾

(الزمر: ٣١)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ آیات پڑھیں اور اعلان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم واقعی فوت ہوگئے ہیں اور کوئی نبی بھی اس جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں گیا تو سب کی آنکھیں کھلیں اور اختلاف کرنے والوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ غرض حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بروقت مداخلت سے یہ اختلاف جلد رفع ہو گیا۔

(بخاری كتاب المناقب باب فضل ابی بکر)

ایک اور اختلاف یہ سامنے آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں دفن کیا جائے۔ بعض نے کہا مکہ لے جا کر دفن کیا جائے کیونکہ آپؐ وہاں پیدا ہوئے، وہاں مبعوث ہوئے، وہاں ہی آپؐ کا خاندان بسا ہے اور قبلہ بھی وہیں ہے اور آپؐ کے دادا اسمٰعیلؑ کی قبر بھی وہاں ہے۔ انصار نے کہا کہ چونکہ مدینہ آپؐ کا دارالہجرت ہے، اسے آپؐ نے مسکن بنایا ہے اور یہیں آپؐ کے انصار رہتے ہیں اس لئے آپؐ یہیں دفن ہوں۔ بعض نے کہا کہ بیت المقدس لے جا کر آپؐ کو وہاں دفن کیا جائے کیونکہ وہاں آپؐ کے جد امجد حضرت ابراہیمؑ اور دوسرے متعدد انبیاء کی قبریں ہیں۔ یہ اختلاف بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مداخلت سے جلد ختم ہو گیا۔ آپؓ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جہاں میری وفات ہو وہیں تدفین ہو۔ ان الانبياء يدفنون حيث يقبضون۔

اس موقع پر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے یہ اختلاف بھی آیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جانشین کون ہو۔ انصار کا خیال تھا کہ ہم سے جانشین مقرر کیا جائے یا دو جانشین ہوں ایک مہاجرین میں سے اور ایک انصار میں سے۔ اس کے لئے انہوں نے سیدالخزرج سعدؓ بن عبادہ کا نام پیش

باقی صفحہ نمبر 11 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے۔

احتساب کے لئے تو باقی سارا قرآن کریم ہے ہی مگر ایک سورۂ فاتحہ ہی کافی ہے۔
قرآن کے مطالب بھی سورۂ فاتحہ پرغور کرنے اور اس کی محبت کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۴ جنوری ۱۹۹۷ء مطابق ۲۴ صلح ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم.
﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَيْكُمْ اَلَّا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّ بِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ۚ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ؕ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ۚ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ؕ ذٰلِكُمْ وَصّٰىكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۵۲﴾ (سورہ الانعام: ۱۵۲)

گزشتہ خطبے پہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس کے تعلق میں جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان فرمائی تھی میں نے یہ آیت پڑھی تھی اور اس کا تعلق جوڑ کر آپ سے یہ گزارش کی تھی کہ انشاء اللہ آئندہ خطبے کے موقع پر میں اس مضمون کو مزید کھولوں گا۔ دراصل اس آیت کا جو پہلا حصہ ہے وہ پیش نظر ہے جس میں یہ فرمایا گیا ہے "قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم" تو کہہ دے کہ آؤ میں تمہیں پڑھ کے سناتا ہوں کہ تمہارے رب نے کیا حرام کر دیا ہے "الا تشرکو به شیئاً" کہ اس کا شریک نہیں ٹھہرانا۔ ہرگز کسی قیمت پر، کسی قسم کا کوئی شریک خدا کا نہیں ٹھہراؤ گے "و بالوالدین احساناً" اور والدین پر احسان۔

اس سے پہلے اس آیت پر ایک خطبے کے دوران میں نے اس مضمون کو کھولا تھا کہ بظاہر تو یوں لگتا ہے جیسے احسان بھی حرام کر دیا گیا ہے اور نیا ایک فعل بیچ میں نہیں آیا اور یہ حکم دیا کہ تم احسان کرو۔ تو اس کے مختلف پہلو ہیں جن کے اوپر علماء بحث کر چکے ہیں۔ اکثر وہ اس حکم کو حذف مانتے ہیں اور کہتے ہیں مراد یہ ہے کہ شرک حرام اور والدین کی اطاعت اور ان کی فرمانبرداری، ان سے حسن سلوک، احسان یہاں مفعول بہ بن جائے گا، ان سے احسان کرنا فرض ہوگیا ہے۔ لیکن ایک اور پہلو سے اگر احسان کے لفظ کو وسیع معنوں میں دیکھا جائے تو اس کا اطلاق اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی ہوتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں نمازوں میں احسان کرنے کی خصوصیت کے ساتھ تاکید فرمائی۔

پس والدین سے احسان اور معنوں میں ہوگا اور خدا تعالیٰ سے احسان اور معنوں میں اور دونوں کا اصل بنیادی تعلق احسان ہی سے ہے۔ یعنی ایک احسان کے بدلے احسان کی کوشش کرنا۔ تو اس طرح اگر اس آیت کو بعینہ ظاہری لفظوں میں دیکھا جائے تو یہ مطلب بنے گا "تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الا تشرکو به شیئاً و بالوالدین"۔ تم پر حرام کر دیا ہے اللہ نے کہ خدا کا شریک ٹھہراؤ یا دنیاوی تعلقات میں والدین کا شریک ٹھہراؤ۔ کیوں کرو ایسا "احساناً"۔ احسان کے پیش نظر۔ کیونکہ اللہ کا بھی ایک ایسا احسان ہے تم پر جس میں کوئی کائنات میں اور شریک نہیں ہے بلکہ ساری کائنات اس کے احسان کا ایک مظہر ہے۔ تم پر احسان کیا تو کائنات وجود میں آئی تم پر احسان کرنا مقصود تھا تو کائنات کو پیدا کیا گیا۔ تو اتنے بڑے احسان کے بدلے اگر تم اس کے شریک ٹھہرانے لگو تو اس سے زیادہ بےحیائی اور ناشکری اور ممکن ہی نہیں ہے۔ اور تمہیں وجود کی خلعت بخشی ماں باپ نے۔ ماں باپ نہ ہوں تو تمہاری دنیا وجود میں نہ آئے۔ تو یہ دونوں اقدار مشترک ہیں، مشترکہ اقدار ہیں۔ خدا تعالیٰ کی تخلیق میں اور ماں باپ کے اپنے بچوں کو پیدا کرنے میں یہ دونوں قدر مشترک ہیں اور جو احسان فراموش ہیں وہ تو یہ بھی کہہ دیتے ہیں ہم نے کب خدا سے کہا تھا کہ ہمیں پیدا کرو اور ماں باپ کے متعلق بھی کہتے ہیں اپنی خاطر کیا ہے ہم پر مفت کا احسان، ہم نے کب کہا تھا پیدا کرو۔ اگر اپنی خاطر پیدا کیا تھا جو کچھ بھی کیا تو اس لوتھڑے کو سینے سے لگائے کیوں پھرے، کیوں اس کی تکلیفیں برداشت کیں، کیوں اس کو پال پوس کر پیار سے جو چیزیں اپنے اوپر خرچ کر سکتے تھے اپنی ذات کی قربانی کی ان پر خرچ کیں، بچپن سے کتنے نخرے برداشت کئے۔ یہ بات ثابت کرتی ہے کہ اپنی خاطر نہیں کیا، تمہاری خاطر ہی کیا ہے۔ اور احسان جو ہے وہ ان دونوں صورتوں میں بے مثل ہے کسی اور رشتے میں وہ احسان دکھائی نہیں دیتا جو خدا کے احسان سے مشابہ ہو جو ماں باپ اور بچے کے رشتے میں دکھائی دیتا ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے اگر آپ غور کریں اس پر تو بڑے عظیم مطالب اس سے نکلتے ہیں۔ بنیادی طور پر احسان فراموشی کو سب سے بڑا جرم قرار دیا گیا ہے۔ بنیادی طور پر احسان نافراموشی کی تاکید فرمائی گئی یا احسان فراموشی کو حرام کر دیا، ایک ہی بات ہے۔ احسان فراموشی کو حرام کر دیا یہ بیان کرنا چاہتا ہوں میں۔ پس ان دونوں باتوں کا اس عبارت سے تعلق ہے جو میں نے پچھلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں آپ کو پیش کی تھی اور دراصل وہ ایک حدیث کے مضمون سے متعلق ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں ایک وہ جس نے رمضان پایا، پھر رمضان گزر گیا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔" تو ان دونوں میں قدر مشترک وہی ہے جو میں نے اس آیت کے حوالے سے بیان کی ہے کہ احسان کو پیش نظر رکھتے ہوئے انسان جو کچھ بھی اپنے محبت اور خلوص کا اظہار کرتا ہے اس کو احسان کے بدلے احسان کے مشابہ تو قرار دیا جاسکتا ہے مگر احسان کے بدلے وہ احسان چکایا نہیں جا سکتا۔ پس اس آیت کریمہ میں جس طرح میں ترجمہ کر رہا ہوں وہاں "احساناً" کا مطلب ہوگا اللہ اور ماں باپ کے احسان کو پیش نظر رکھتے ہوئے، جو احسان تم پر ہے اس کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کام کرو۔ تم پر حرام کر دیا گیا ہے کہ اس احسان کو بھلادو۔

اور دوسرا معنیٰ یہ ہوگا کہ تم احسان کا بدلہ احسان سے دو۔ ماں باپ کے احسان کا بدلہ احسان سے دینا یہ مضمون تو کسی حد تک سمجھ میں آجاتا ہے مگر اللہ کا بدلہ احسان سے کیسے دو یہ مضمون حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ہمیں سمجھا دیا اور یوں سمجھایا کہ نماز میں اس طرح نمازیں ادا کرو، اس طرح حضور اختیار کرو خدا کے سامنے کہ گویا وہ تمہیں سامنے کھڑا ہوا دکھائی دے رہا ہے۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتے تو اتنا ہی خیال رکھو کہ وہ تمہیں دیکھ رہا ہے۔ یہ جو احسان ہے یہ کامل توحید کا مظہر ہے۔ جب دوسرے سب خدا مٹ جاتے ہیں، جب تمام تر توجہ خدا کی طرف ہو جاتی ہے اس وقت یہ احسان ہوتا ہے اس کے بغیر ہو نہیں سکتا۔ تو مضمون وہی توحید ہی کا مضمون ہے۔ نماز کے دوران سوائے خدا کے کوئی چیز سامنے نہ رہے۔ اور جب کوئی بڑا آدمی سامنے کھڑا ہو جس کے حضور آپ پیش ہو رہے ہوں تو اس وقت درحقیقت دوسرے سب خیال مٹ جایا کرتے ہیں صرف حضوری کا خیال ہے جو انسان پر قابض ہو جاتا ہے۔

پس شرک کے مضمون کی نفی اس احسان کے ذریعے فرمائی گئی جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے نماز کے حوالے سے ہمارے سامنے کھولا۔ تو احسان کا مضمون ہے تو وہی لیکن مختلف مواقع پر، مختلف صورتوں پہ چسپاں ہوگا اور موقع اور محل کے مطابق اس کے معنے کئے جائیں گے۔ پس یہ وہ دو

باتیں ہیں جن کو پیش نظر رکھتے ہوئے اب آپ غور کریں اس حدیث پر کہ جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔

اب یہاں جو گناہ بخشنے والا مضمون ہے اس کا تعلق ایک اور حدیث سے بھی ہے جس میں اس کی تشریح فرمائی گئی ہے کہ رمضان کا مہینہ جب گزرتا ہے تو کیا ہونا چاہئے۔ یہ چونکہ پہلی حدیث بھی رمضان کے مہینے سے تعلق رکھتی ہے یہ بھی رمضان کے مہینے سے خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ بخاری "کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان" سے لی گئی ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان کے تقاضے اور احتساب کے ساتھ رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے سارے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اب یہاں لفظ احتساب استعمال ہوا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں "من قام رمضان ایماناً و احتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه" لفظ احتساب کا ترجمہ جہاں جہاں بھی میں نے دیکھا ہے ہر جگہ "ثواب کی نیت سے" کر دیا گیا ہے، "اجر کی نیت سے" کر دیا گیا ہے جو اس موقع پر بالکل بے تعلق ترجمہ ہے۔

اجر کی نیت سے تو آدمی ہر چیز کرتا ہی ہے اس میں کیا خلوص پایا جاتا ہے۔ آپ تو جہاں تک ممکن ہو انگلی بھی نہ ہلائیں اگر اجر کا مقصد نہ ہو۔ اب جب کان پہ خارش کرنے کے لئے بھی انگلی ہلاتے ہیں تو اجر ہوتا ہے جس کے پیش نظر آپ یہ کام کرتے ہیں ورنہ بیٹھے بیٹھے کیا ضرورت ہے حرکت کرنے کی۔ تو اجر تو ایک عام چیز ہے۔ اجر کی خاطر اگر ایسا کرو گے تو پھر تمہیں بخشا جائے گا بالکل بے تعلق مضمون ہے۔ پس میں نے ڈکشنری کو غور سے دیکھا، مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ دھوکہ اس لئے لگا ہے کہ احتساب کے ساتھ اگر اجر کا لفظ آئے تو پھر ثواب کی خاطر مراد ہوتی ہے اور اگر بغیر کسی لفظ کے احتساب آئے تو وہاں حساب کرنا ACCOUNTING اور شمار کرنا اپنا، ایک ایک چیز کا جائزہ لینا یہ مراد ہوتی ہے۔

چنانچہ محتسب، شہر کے محتسب کا نام آپ نے سنا ہوا ہے شعروں میں بہت ذکر آتا ہے۔ جو شخص لوگوں کا حساب کرتا پھرے کہ کوئی کیا کر رہا ہے ایک انسان جو روزانہ اپنے کھاتے لے کر بیٹھتا ہے حساب کرتا ہے کہ کیا پایا اور کیا کھویا یہ سب لفظ احتساب کے تابع آتا ہے۔ پس جو چوٹی کی لغات ہیں وہ اس فرق کو نمایاں کرتی ہیں۔ کہتی ہیں "احتساباً" خالی، جب اکیلا آئے تو اس سے مراد اول طور پر حساب کرنا ہے کیونکہ لفظ احتساب، حساب ہی سے نکلا ہوا ہے۔ پس حساب کرو۔ احتساب کا مطلب ہے اپنے اوپر حساب کو چسپاں کر کے خود اپنا تنقیدی جائزہ لو۔ اب اتنا عظیم الشان مضمون ترجمہ کرنے والوں نے کس طرح نظر سے اوجھل کر دیا جب بار بار یہ کہا گیا کہ "ثواب کی خاطر"۔ تو ثواب کی خاطر تو ہر چیز کرتے ہیں کونسی چیز ہے جو ثواب کے بغیر کرتے ہوں۔

تو مراد ہے احتساب کی خاطر، جب اپنے نفس کا احتساب کرو گے کہ تم کس حالت میں ہو، روزانہ کیا تمہارا مشغلہ ہے، کیا کیا کام جو برے کام تھے تم نے اب رمضان میں چھوڑنے شروع کر دیئے ہیں۔ کیا کیا کام جو اچھے تھے ان کو پہلے سے زیادہ حسین کر کے تم نے ان پر عمل شروع کیا ہے اس کو احتساب کہتے ہیں۔ تو یہ مضمون بڑی خوبصورتی کے ساتھ، بلکہ ایک نئی شان کے ساتھ آنکھوں کے سامنے ابھرتا ہے جب ہم احتساب کا صحیح ترجمہ کریں۔ تو مراد یہ ہے کہ جو شخص "ایمان کے تقاضے پورا کرتا ہوا" لفظ بھی بات مبہم کرنے والا ہے، جو اللہ پر ایمان کی خاطر ایسا کرتا ہے۔ اب یہ جو پہلا لفظ ہے یہی آنکھیں کھولنے کے لئے بہت کافی ہے۔ بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں تو رسماً روزے رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ روزے رکھتے ہیں لیکن پورا خدا پر ایمان نہیں ہوتا۔ جب بھی رمضان ختم ہو تو واپس انہی پہلی منفی حالتوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور خدا کے بغیر جو ان کی زندگی ہے وہ از سر نو پھر شروع ہو جاتی ہے۔ ادھر رمضان ختم ہوا ادھر پرانی زندگی لوٹ آئی۔

یہ جو بات ہے بہت گہری بات ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے الفاظ کو کبھی بھی ہلکی نظر سے نہ دیکھیں بہت ہی گہرے مضامین لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے "ایماناً"۔ اب ماں باپ کا ذکر میں سر دست چھوڑ رہا ہوں رمضان کی طرف آ رہا ہوں یعنی پہلا جزو جو ہے جس میں اگر آپ کے گناہ بخشے نہ جائیں تو گویا عمر ضائع ہو گئی۔ رمضان ضائع ہو گیا یا عمر ضائع ہو گئی ایک ہی بات ہے۔ ماں باپ گزر جائیں اور گناہ بخشے نہ جائیں تو وقت ضائع ہو گیا یا عمر ضائع ہو گئی دونوں ایک ہی باتیں ہیں۔ ماں باپ کے تعلق میں کیا کیا کرنا چاہئے یہ ایک الگ تفصیلی مضمون ہے۔ چونکہ رمضان میں بات ہو رہی ہے، رمضان کے حوالے سے بات ہو رہی ہے اس لئے میں رمضان کے تعلق میں اس مضمون کو مزید کھولتا ہوں۔

"ایماناً" یعنی اللہ پر ایمان ہے اس لئے روزے رکھ رہا ہوں یہ ایک بہت ہی اہم مضمون ہے۔

سب سے پہلے اپنی نیتوں کو پرکھ کر دیکھیں اور غور کریں کہ واقعتہً اللہ پر ایمان کے نتیجے میں روزہ ہے تو ایمان کے تقاضے بھی پورے کرتے ہیں کہ نہیں۔ وہ ایمان جو فرضی ہو جس میں تقاضے پورے نہ کئے جائیں اس ایمان کا فائدہ کیا۔ اور

ایمان کے تقاضے پورے کرنے کے لئے احتساب ضروری ہے اسی لئے "ایماناً و احتساباً" کے دو لفظوں کو اکٹھا جوڑ دیا گیا ہے اور مضمون کو مکمل کیا گیا ہے

اور یہی بات ہے جس کی طرف میں نے آپ کو پچھلی دفعہ بھی توجہ دلائی تھی مگر اب میں شرک کے حوالے سے اس مضمون کو آگے بڑھانا چاہتا ہوں۔

احتساب یہ کریں کہ کوئی بھی شرک کا پہلو آپ کی اس نیکی میں باقی نہ رہے اور شرک کے تو پہلو آئے دن داخل ہوتے ہی رہتے ہیں اور آدمی سوچتا بھی نہیں کہ چھوٹی سی بات ہے لیکن اس میں ایک شرک کا پہلو تھا۔ جو شخص اللہ کی خاطر روزے رکھتا ہے اور روزانہ یہ حساب کرتا ہے کہ میرا وزن کتنا کم ہوا ہے اور کچھ چربی گھٹی کہ نہیں گھٹی وہ روزے کے اندر اپنے وزن کے گرانے کی ملونی کو بھی داخل کر لیتا ہے اور بظاہر بطور گناہ اس کو احساس بھی نہیں ہوتا۔ اور اگر سرسری جائزہ لے تو گناہ ہے بھی نہیں ایک زائد فائدے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے۔ مگر اگر رمضان خالصتہً نہیں تو بہت حد تک اس نیت سے منایا جائے کہ انسان اس موقع پر فائدہ اٹھائے جب سب فاقے کر رہے ہیں اس لئے فاقہ کرنا آسان ہو جائے گا اور ان فاقوں کے دوران اپنی WAIST LINE کم کی جائے اور وزن گرایا جائے تو کون کہہ سکتا ہے یہ گناہ ہے۔ گناہ تو نہیں ہے لیکن رمضان کو "ایماناً" نہیں کہہ سکتے۔ اس رمضان کا ایک جسمانی فائدے سے تعلق تو تھا لیکن آپ کے ایمانی فائدے سے کوئی تعلق نہیں تھا۔

پس رمضان کو "ایماناً" رکھنے میں ایک تجزیہ یہ ہے کہ شرک کی نفی ہر پہلو سے کی جائے۔ جب آپ خدا کی خاطر کھاتے ہیں اور خدا کی خاطر کھانا چھوڑتے ہیں یہ "ایماناً" ہے۔ تو جب آپ کھاتے ہیں تو کیا ہر لحہ، ہر لقمے پر خدا کی طرف دھیان جاتا ہے، انسان کا دل جذبات تشکر سے ممنون ہو جاتا ہے کہ کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے میری بھوک کو مٹایا، میری پیاس کو بجھایا اور یہ ساری نعمتیں جنکو آئے دن میں استعمال کیا کرتا تھا مگر بیدار مغزی کے ساتھ متوجہ نہیں ہوا کرتا تھا اب رمضان کی نعمت، رمضان کی برکت نے مجھے متوجہ کر دیا، مجھے بیدار کر دیا کہ یہ جو میں آئے دن سمجھتا تھا کہ یہ روزمرہ میرا حق ہے اب پتہ چلا کہ حق وق کوئی بھی نہیں اللہ کی طرف سے عطا ہو تو حق ہے ورنہ کچھ بھی نہیں۔ اور یہ جو خیال ہے یہ جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے شرک ہر بدی کی نفی کرنے والی چیز ہے۔ اس کے ساتھ دوسرے خیالات بھی آ جاتے ہیں اور آنے چاہئیں اور یہی احتساب ہے جس کا ایمان کے ساتھ ملا کر ذکر فرمایا گیا ہے۔

ایک تاجر کو اس وقت یہ سوچنا چاہئے کہ مجھے جو جن کھانوں کو میں جائز سمجھتا ہوں اور جائز تھے بھی ان کو جب خدا نے کہا رک جاؤ تو ان کے کھانے سے میں رک گیا۔ جس پانی کو میں اپنا زندگی کا بنیادی حق سمجھتا تھا جب خدا نے فرمایا اس کے پینے سے رک جاؤ میں رک گیا تو جو پانی میں نے پہلے پیئے وہ سب حلال ہو گئے، جو کھانے میں نے پہلے کھائے وہ سب جائز ہو گئے لیکن کیا جس کھانے سے میں روزے کی سحری کر رہا ہوں یا افطار کر رہا ہوں اس میں خدا کی رضا شامل ہے بھی کہ نہیں۔ یہ احتساب کا اگلا قدم ہے۔ کوئی بددیانت تاجر طمانیت قلب کے ساتھ رمضان گزار ہی نہیں سکتا اگر روزانہ صبح و شام صرف سحری اور افطاری کے وقت ہی اپنا احتساب کر لے اور اس پہلو سے کرے جیسا میں بیان کر رہا ہوں۔

روزے "ایماناً" رکھے ہیں تو پھر ایمان کو جانچنا ہوگا۔ اللہ کی خاطر رکا ہوں تو اچھا اب تو رکا ہوں کل کیوں نہیں رکا تھا اور کل کیوں نہیں رکوں گا۔ میں انتظار کر رہا ہوں کہ رمضان گزرے تو ان پابندیوں کی مصیبت سے نجات ملے اور پھر وہی تجارتیں شروع ہو جائیں جو پہلے ہوا کرتی تھیں بلکہ بعض

SATELLITE WAREHOUSE

Muslim TV AHMADIYYA

CNN

Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More

Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:

SKY

S. M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740

ZEE TV

لوگ تو اس کا بھی انتظار نہیں کرتے۔ روزہ ختم ہوا تو پھر دنیا کے کاروبار اور ان کے ساتھ جتنی بھی بددیانتیاں ملوث ہیں وہ ساری دوبارہ شروع ہو جاتی ہیں۔ تو ساری زندگی کے ساتھ یہ تعلق ہے۔ جس نے رمضان کو پایا اور "ایماناً" اور "احتساباً" رمضان کا حق ادا نہ کر سکا اس کی تو ساری عمر ضائع گئی۔ ماں باپ جس طرح آ کے نکل جاتے ہیں ہاتھ سے اس طرح ہر دفعہ رمضان ایک زندگی لے کر آتا ہے اور ہر دفعہ وہ زندگی واپس لے کے چلا جاتا ہے اگر آپ اس زندگی کے اوپر مضبوطی سے اپنا ہاتھ نہ ڈال دیں اس کو چمٹ نہ جائیں اور وہ اسی طریقے سے ممکن ہے۔

پس ایک رمضان اگر کامیابی سے گزر جائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ ایسا ہی ہے جیسے ساری زندگی اس کی کامیاب ہوگئی، سارا سال کامیاب ہوگیا۔ یہ الفاظ ہیں رمضان اچھا گزرا تو سارا سال اچھا گزر گیا۔ اس کا بھی اسی مضمون سے تعلق ہے کہ رمضان آپ کی زندگی سنوارنے کے لئے کتی قسم کی نعمتیں سجا کر لاتا ہے اور ان نعمتوں کی طرف تو آپ دیکھتے بھی نہیں مگر سحری اور افطاری کی نعمتیں صرف دکھائی دے رہی ہوتی ہیں۔ حالانکہ جو نعمتیں دوسری ہیں یہ تقویٰ کے خیالات کی نعمتیں ہیں۔ یہ احتساب کی نعمتیں ہیں اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو بلاشبہ اس کی ساری زندگی سنور سکتی ہے۔ تو اس پہلو سے آپ اپنے رمضان کا جائزہ لیں اور اپنے گرد و پیش بھی نظر رکھتے ہوئے اپنے اہل و عیال کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہیں۔ اپنے دوستوں، احباب کے رمضان کا بھی جائزہ لیتے رہیں اور منفی تنقید کی خاطر نہیں بلکہ مثبت رنگ میں، اچھے رنگ میں ان کو رمضان کے فوائد سمجھانے کی خاطر ان کے سامنے یہ باتیں کیا کریں اور اپنے گھر میں ان باتوں پر غور کی عادت ڈالیں۔

بچے جو ہیں وہ بھی بعض دفعہ بڑا گہرا غور کرتے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ چھوٹے بچے ہیں ان کو کیا پتہ لگا لیکن فی الحقیقت وہ بہت گہرا غور کر رہے ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ وہ جب بولتے ہیں تو آدمی حیران ہو جاتا ہے کہ یہ انہوں نے کیا بات کردی ہے۔ پچھلے دنوں ایک درس کے دوران جب میں نے کہا یہ بڑے بڑے کبائر ہیں ان میں ایک یہ تھا کہ ماں باپ کی نافرمانی نہیں کرنی اور دو تین باتیں جو بیان کی تھیں ان میں ایک یہ تھی۔ ایک بچہ اپنی ماں کے سامنے بلبلا کے رویا ہے کہ میرا اللہ مجھے جہنم میں ڈال دے گا۔ یہ تمہیں کیا ہوگیا ہے۔ آپ نے سنا نہیں درس حضور کا، چھوٹا سا بچہ بالکل، وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نافرمانی کرتا ہے وہ بڑا گناہ کرتا ہے اس کو اللہ جہنم میں ڈال دیتا ہے تو اس بےچارے کو اپنی نافرمانیاں یاد آگئیں چھوٹی سی معصوم عمر میں کبھی ایک بات نہیں مانی باپ کی کبھی دوسری، کبھی ماں کی کوئی بات نہیں سنی، اسی کو احتساب کہتے ہیں۔

تو احتساب تو ایک بچہ بھی کرتا ہے اور بچے کے احتساب میں زیادہ معصومیت ہوتی ہے۔ آپ بھی اس طرح احتساب کریں اس کے نتیجے میں لازم ہے کہ آنکھوں سے آنسو بھی بہیں گے اپنی ساری زندگی کے خلاء آپ کی آنکھوں کے سامنے گھوم جائیں گے بہت سی نیکیاں بجا لاتے رہے مگر ایسے ہی جیسے صحرا میں بیج پھینک دیئے اور مڑ کے نہیں دیکھا کہ اگا بھی تھا کہ نہیں اور اگا تھا تو کیا بنا اس کا۔ تو انسان ساری زندگی اپنی نیکیاں اس طرح ضائع کرتا پھرے تو وہ خدا کو کیسے پائے گا جو روزے کی جزاء ہے۔ پس رمضان شریف میں خصوصیت کے ساتھ اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم احسان کا سلوک کرو ان معنوں میں کہ خدا کو سامنے رکھ لو اور یہ مضمون بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بیان فرمایا ہے۔

فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر نیکی کی ایک جزاء میں نے بنا رکھی ہے اور روزے کی جزاء میں ہوں تو وہ جو احسان کا مضمون میں نے آپ کے سامنے کھولا ہے اسی کی تصدیق فرما رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔ صرف خدا سامنے رہ جائے اور کچھ نہ رہے اگر اس طرح رمضان گزارو اور بالآخر صرف وہی رہے اور کچھ نہ رہے تو تم سمجھو کہ تم کامیاب ہو گئے ہو تمہاری ساری زندگی کامیاب ہو گئی ہے۔ پھر جب خدا اپنے موحد بندے کو ملتا ہے تو پھر ساری کائنات اس بندے کو مل جاتی ہے کیونکہ خدا کا جو کچھ ہے وہ اس کا ہو جاتا ہے۔ پس احادیث میں کوئی مبالغے نہیں ہیں جو فرمایا جاتا ہے کہ تم یہ کرو تو تمہاری ساری زندگی سنور گئی۔ اس طرح سنورتی ہے مگر جو زندگی سنور جاتی ہے پھر وہ دوبارہ بدزیب ہونے کے لئے آمادہ ہی نہیں ہوتی یعنی اس زندگی میں صلاحیت ہی باقی نہیں رہتی کہ سنورنے کے بعد دوبارہ داغدار ہو، یہ مضمون بھی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔

چنانچہ رمضان اچھا گزر گیا تو سال اچھا گزر جائے گا اس میں یہی اشارہ ہے دراصل کہ رمضان میں جو تم نے نیکیاں حاصل کی ہیں جن بدیوں سے نجات حاصل کی ہے وہ متقاضی ہیں، اگر وہ مخلصانہ تھیں، کہ تمہارا سارا سال ان باتوں میں بالکل اسی طرح صاف ستھرا رہے۔ لوگ یہ مضمون تو سوچتے نہیں، اجر کی طرف مائل رہتے ہیں اور ہر دفعہ احتساب کا معنیٰ بھی اجر اور دوسری باتوں میں بھی اجر کی طرف دماغ ایسا اٹکا رہتا ہے کہ وہ سمجھتے ہیں یہاں ایک مہینہ، چند دن کی نیکیاں کرلو تو سارا سال اجر کھاتے رہو گے اور پھر جتنی بدیاں کرنی ہیں شوق سے کرو، رمضان کا اجر کافی ہوگا کہ تمہیں ان بدیوں کا نقصان نہ پہنچنے دے، مزے کرو پھر۔ یہ بےتعلق بات ہے اس کا آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی حکمت کاملہ سے کوئی بھی تعلق نہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم تو اللہ کے نور سے دیکھنے والے وجود ہیں اور جو خدا کے نور سے دیکھتا ہے وہ حکمت سے عاری بات کیسے کر سکتا ہے۔ پس حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم رمضان کے تعلق میں جب فرماتے ہیں کہ رمضان اچھا گزر گیا تو سال گزر گیا یہی مضمون جب لیلۃ القدر کے حوالے سے آپ کے سامنے آئے گا تو پتہ چلے گا کہ پھر ایک رمضان کی، ایک سال کی بات نہیں رہے گی وہ رات اچھی گزر گئی تو ساری زندگی اچھی گزر گئی۔ **پس جہاں رمضان کا ایک مہینہ ایک سال پر اپنی نیکیوں اور خوبیوں کے لحاظ سے پھیل جاتا ہے وہاں لیلۃ القدر کی ایک رات ساری زندگی پر اپنے نور کے ساتھ پھیل جاتی ہے۔ وہ صبح طلوع ہوتی ہے جو پھر موت کے ساتھ ہی ختم ہوتی ہے بیچ میں کبھی کوئی اور رات نہیں آتی۔**

یہ وہ مضامین ہیں جو رمضان کے تعلق میں آپ کو گہری نظر سے دیکھنے چاہئیں اور روزمرہ کی زندگی میں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے ان سے استفادہ کرنا چاہئے۔ اور طریق کار کیا کیا ہیں احتساب کے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا جو ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے احتساب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نمازیں پڑھتا ہے۔ پس راتوں کو اٹھنا عبادت کی خاطر اور عبادت اس لئے کرنا کہ اپنا احتساب کریں یہ وہ مضمون ہے جس کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے کھولا ہے اور اس کے نتیجے میں استغفار، بخشش ہوتی ہے۔ یہ نہیں کہ اجر کی خاطر کرو تو بخشے جاؤ گے اس طرح رمضان گزارو تو پھر بخشش ہوگی۔

اور اس بخشش کا مرتبہ اور مقام کیا ہے اس کو بیان کرتے ہوئے نسائی کتاب میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کی یہ روایت ہے کہ جو شخص رمضان کے مہینے میں حالت ایمان میں احتساب کرتے ہوئے روزے رکھتا ہے اور اخلاص کی خاطر، اخلاص کے ساتھ عبادت کرتا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جب اس کی ماں نے اسے جنم دیا یعنی پیدائش کے وقت جس طرح وہ گناہ کے داغوں سے بالکل معصوم اور پاک ہوتا ہے گویا ایک نئی روحانی پیدائش اس کو نصیب ہوتی ہے جس میں کوئی بھی پرانا داغ باقی نہیں رہتا۔ تو ہر سال پیدا ہو کر پھر کیا ہر سال مرنا ہی آپ نے اپنا مقدر

جرمنی کے مشہور شہر کولون میں پاکستانی بھائیوں کی خدمت کیلئے

ھما ٹریولز کے نام سے پہلی پاکستانی ٹریول ایجنسی

HUMA TRAVELS

آپ کی خدمت کے لئے ہر دم تیار۔ جرمنی کے ہر بڑے شہر سے پاکستان کے لئے فلائیٹ۔
وقت اور سرمائے کی بچت کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں! صرف ایک ٹیلیفون کال!
ٹکٹ اور مکمل بکنگ وقت سے پہلے آپ کے گھر پر پہنچانا ہمارا کام ہے۔

آپ بھی آزمائیے۔

بذریعہ ٹرکش ائیر لائن ــ ۳۱ مارچ تک:
جرمنی تا کراچی ــ ۹۹۹ مارک بشمول تمام ٹیکسز۔

بذریعہ پی۔ آئی۔ اے ــ ۳۰ جون تک:
۱۔ فرنکفرٹ تا کراچی براستہ لاہور/ اسلام آباد ــ ۹۹۹ مارک + ٹیکسز
۲۔ فرنکفرٹ تا اسلام آباد/لاہور نان سٹاپ ــ ۱۴۵۸ مارک + ٹیکسز
۳۔ ریل اور فلائی ــ ۱۱۵ مارک
۴۔ ٹیکسز: ائرپورٹ ٹیکس (۸ مارک) اور ایرپورٹ سکیورٹی ٹیکس (۱۹ مارک)

HUMA TRAVELS (Reiseburo)
Prop: MAJOR WAHEED ZAFAR RANA
Piccolomini Str. 335 51067 Cologne
GERMANY
Tel: +49-221 63 66 001 fax: +49 221 63 66 001

بنانا ہے۔ ایک دفعہ پیدا ہوگئے یعنی روحانی دنیا میں تو اس معصومیت کو برقرار رکھنا ایک بڑا اہم تقاضا ہے اور راتوں کو اٹھ کے جو احتساب کیا جاتا ہے وہ اس پہلو سے احتساب کیا جاتا ہے۔ اس کے طریق کار میں غالباً پہلے بعض خطبات میں بیان کر چکا ہوں لیکن آج خصوصیت کے ساتھ آپ کے سامنے رات کی نمازوں کا طریق بیان کرتا ہوں کیسے پڑھی جانی چاہئیں۔

احتساب کے لئے تو باقی سارا قرآن کریم ہے ہی مگر ایک سورہ فاتحہ ہی کافی ہے۔ سارے قرآن کریم کے مضامین کی کنجیاں سورہ فاتحہ میں ہیں اسی لئے اس کا نام فاتحہ بھی ہے یعنی کھولنے والی۔ وہ کتاب جس کے اندر ہر نیکی کی کنجی، ہر معرفت کی کنجی ہے اور سارے قرآن کی کنجی اس میں ہے۔ پس اس پہلو سے اگر آپ **سورہ فاتحہ ہی کو اس رمضان میں اپنا مطمح نظر بنالیں اور سورہ فاتحہ پر غور کرتے کرتے اپنی راتیں گزاریں تو بہت ہی کامل عبادت ہے اور کوئی پہلو بھی آپ کی ضرورت کا باقی نہیں رہے گا جو سورہ فاتحہ کے حوالے سے پورا نہ ہو جائے۔** ناممکن ہے کہ اس سے آپ کو رمضان کے اعلیٰ مقاصد حاصل نہ ہوں۔ اور اس طرح غور کرتے ہوئے اگر آپ رمضان گزاریں گے تو واقعۃً وہ عید جو بعد میں آنے والی ہے وہ آپ کی پیدائش کی عید بن جائے گی۔ ایک نئی روحانی پیدائش ہوئی ہے جس طرح اس پر خوشیاں منائی جاتی ہیں گویا عید ہر اس مومن کی پیدائش کی عید بن جاتی ہے جو رمضان مبارک میں روحانی طور پر دوبارہ پیدا ہوتا ہے۔

سورہ فاتحہ میں سب سے پہلے تو خدا تعالیٰ کی صفات ہیں اور اکثر انسان چونکہ روز پڑھتے ہیں اس لئے روز ایک غفلت کی نظر کے ساتھ گزرنا شروع کر دیتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں یہ چار صفات تو ہم نے پڑھی ہوئی ہیں بار بار پڑھتے ہیں کیا ضرورت ہے ٹھہرنے کی۔ "الحمد للہ رب العالمین۔ الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین۔" اگر ٹھہرتے ہیں تو "ایاک نعبد" کے بعد "ایاک نستعین" پہ ٹھہرتے ہیں بس۔ کہ تجھ سے ہی مدد مانگیں گے اور مدد مانگ کے پھر آگے "صراط الذین انعمت علیھم" پر بھی غور کی ضرورت نہیں کہ جس رستے کے لئے مدد مانگی ہے اس کے تقاضے کیا ہیں۔ تو درحقیقت سارا قرآن رمضان کی خاطر اترا ہے اور سارے قرآن کے مضامین رمضان پر اطلاق پاتے ہیں اور سورہ فاتحہ سارا قرآن ہے۔ یہ وہ مضمون ہے جو میں آپ کے سامنے کھول کے آپ کو اس سے استفادے کی نصیحت کرتا ہوں اور طریق سکھاتا ہوں۔

سورہ فاتحہ آپ کی جان بن جائے، سورہ فاتحہ آپ کے ذہن پر چھا جائے، آپ کے اعمال میں جاری ہو جائے تو دنیا و مافیہا سب کچھ میسر آگیا اور قرآن کے مطالب بھی سورہ فاتحہ پر غور کرنے اور اس کی محبت کے نتیجے میں عطا ہوتے ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ کبھی بھی کسی کو قرآن کے مطالب نصیب نہیں ہو سکتے جسے سورہ فاتحہ سے محبت نہ ہو اور جو سورہ فاتحہ کو غور کرتے ہوئے نہ پڑھے اور یہ بھی ایک چابی ہے ایسا پاک ہونے کی جس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ قرآن کا عرفان نصیب کرے۔ تو پہلے تو "الحمدللہ رب العالمین" کا مضمون ہے۔ روزے کے ساتھ تو ربوبیت کا خاص تعلق ہے۔ سب تعریف اس ذات کی ہے جو رب العالمین ہے۔ رب العالمین کے مضمون پر آپ جتنا غور کریں یہ ایسا مضمون ہے ہی نہیں جو ایک نماز یا ایک رات کی نمازوں یا ساری زندگی کی نمازوں میں بھی حل ہو سکے اور اپنے اختتام کو پہنچ سکے۔

ربوبیت کا مضمون ساری کائنات سے تعلق رکھتا ہے اور دعویٰ بھی یہ نہیں فرمایا کہ "الحمدللہ ربی" میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جو میرا رب ہے۔ دعویٰ یہ فرمایا گیا "الحمدللہ رب العالمین" سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام جہانوں کا رب ہے تو پھر ہمیں اس سے کیا۔ سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے سارا جہان تعریف کرے ہم کیوں تعریف کریں۔ لیکن جب اور غور کریں اس مضمون پر اور مزید غور کریں تو آپ یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ سارے عالمین آپ کی خاطر پیدا کئے گئے ہیں قرآن کریم اس بات کو خوب کھول رہا ہے۔ تو جس کو حمد سکھائی ہے اس کو یہ سمجھنا چاہئے کہ مجھے سارے جہان کے پالنے والے کی حمد کیوں سکھائی گئی۔ اس لئے سکھائی گئی کہ سارے جہانوں کا رب، اس لئے سارے جہانوں کا رب ہے کہ ان جہانوں سے انسان پیدا ہونا تھا اور سارے جہانوں کی ربوبیت انسان کی طرف لے جانے کے لئے بےانتہا منازل ہیں جن کا گننا ممکن ہی نہیں ہے۔

آغاز آفرینش سے لے کر اس ارتقاء کے معراج تک جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم مبعوث ہوئے اور اس معراج کے وقت پیدا ہوئے کا لفظ تو معمولی لفظ ہے اس لئے میں اس سے اجتناب کر رہا ہوں۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس ارتقاء کے معراج کے وقت جس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم رونما ہوئے، آپ جلوہ گر ہوئے، آپ کے وجود کو ساری دنیا پر نور الٰہی کے طور پر روشن کر دیا گیا اس مقام تک اس سے پہلے پہلے تمام جہانوں کی جس حد تک بھی تربیت ہوئی ہے وہ ساری تربیت اسی منزل کی طرف تھی۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم سے پہلے بشر پیدا ہو چکے تھے لیکن کسی بشر کو اپنی آخری منزل کی خبر نہیں تھی۔ کسی بشر کو یہ نہیں پتہ تھا کہ رب العالمین ہے کیا۔ کس شان کا وجود ہے، کس طرح کے جہانوں کی ربوبیت کرتا ہے۔ جب یہ ربوبیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی ذات پر منتج ہوئی ہے تب ہمیں پتہ چلا کہ ربوبیت ہوتی کیا ہے اور عالمین کا خدا رحمۃ للعالمین کی ربوبیت کی صورت میں جلوہ گر ہوتا ہے۔

پس "الحمد للہ رب العالمین" سب تعریف اس اللہ کے لئے ہے جس نے سارے جہانوں کو پیدا کیا ان کی ربوبیت فرمائی اور ہمیں اس مقام پر کھڑا کیا اور ہمیں یہ عبادت کا طریق سکھایا کہ اب ساری کائنات کی نمائندگی میں اے محمدؐ رسول اللہ کے غلامو تم یہ اقرار کرو اور پورے عرفان کے ساتھ اقرار کرو کہ "الحمد للہ رب العالمین"۔ رب العالمین کی طرف حمد کے سوا کچھ منسوب ہو ہی نہیں سکتا۔ اب اس ربوبیت پر آپ غور کریں تو دو حصے ربوبیت کے ہیں۔ ایک ہے مادی ربوبیت اور ایک ہے روحانی ربوبیت۔ اور مادی ربوبیت اور روحانی ربوبیت کو آپ ایک دوسرے سے بالکل منقطع کبھی بھی نہیں کر سکتے اور یہ بہت باریک مضامین، سورہ فاتحہ نے ان کی طرف توجہ دلائی۔ قرآن کریم ان مضامین پر سے مختلف جگہوں پر مزید پردے اٹھاتا چلا جاتا ہے۔ یعنی چابی تو سورہ فاتحہ کی ہے مگر جب تالے کھلتے ہیں تو نئے سے نئے جہان دکھائی دینے لگتے ہیں۔

یہ خیال کہ روحانی ربوبیت کا آغاز انسان کی پیدائش سے شروع ہوتا ہے یہ غلط ہے۔ انسان کی پیدائش پر یہ ربوبیت ایک نیا رنگ اختیار کر لیتی ہے یہ درست ہے۔ لیکن بنیادی طور پر اس کا حمد باری تعالیٰ کے ساتھ ایک اٹوٹ رشتہ ہے۔ جب کوئی چیز پیدا ہو تو اس کو یہ تو پتہ ہونا چاہئے کہ کس نے مجھے پیدا کیا۔ کیا خدا تعالیٰ شعور کی تخلیق سے پہلے پہلے ایک نامعلوم ہستی تھی یہ سوال ہے جو قرآن کریم نے اٹھایا ہے۔ اور پھر جواب اس کا یہ دیتا ہے کہ جو چیز بھی کائنات میں پیدا کی گئی ہے شعور ہو یا نہ ہو، جان ہو یا نہ ہو، ہر چیز اللہ تعالیٰ کی تسبیح کر رہی ہے لیکن تم اس کو سمجھتے نہیں۔ اب یہ تسبیح کیسے کر رہی ہے اکثر علماء کا ذہن اس طرف منتقل ہوتا ہے کہ مراد ہے زبان حال سے تسبیح کر رہی ہے۔ یعنی اس پر غور کریں تو وہ ہر قسم کے عیوب سے پاک ہے لیکن یہ مضمون تو پھر جب انسان غور کرنے والا پیدا ہوگا تو تب شروع ہوگا۔

قرآن کریم نے جس عظمت کے ساتھ اس کا ذکر فرمایا ہے اس میں انسان کو اس کا محتاج نہیں رکھا بلکہ یہ اعلان فرمایا کہ تم نہیں سمجھتے ہم بتا رہے ہیں کہ تسبیح کر رہی ہے۔ تو پھر انسان کے سمجھنے سے اس کا کیا تعلق ہوا۔ انسان ہوتا یا نہ ہوتا یہ ساری کائنات تسبیح کر رہی تھی اور کر رہی ہے۔ یہ بات بتاتی ہے کہ آغاز آفرینش کے ساتھ ہی شعور کا بیج بویا گیا تھا اور آغاز میں یہ شعور کا بیج بہت ہی ہلکا تھا جیسا کہ ہر تخلیق کی صفت دبی دبی سی تھی اور پوری طرح ہر پہلو سے جلوہ گر نہیں ہوئی تھی۔ اب وہ BIG BANG کا آپ تصور کر کے دیکھیں جب کہ یہ کائنات اچانک ایک دھماکے کے ساتھ وجود میں آتی ہے تو اس کے ابتدائی لمحوں کے باریک در باریک ثانیے کرتے چلے جائیں تو پھر جاکر HIGHER MATHEMATICS کے ذریعے یہ مضمون سمجھ آئے گا کہ کتنی جلدی آغاز ہی میں آئندہ آنے والے سارے واقعات اس تخلیق پر مرتسم ہو گئے جو ایک دھماکے کے ساتھ پھٹ کر وجود میں آ رہی تھی۔

تو اللہ تعالیٰ جزاء دے ان MATHEMATICIANS کو جن میں ہمارے پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام مرحوم بھی تھے جنہوں نے HIGHER MATHEMATICS کے ذریعے یہ باتیں معلوم کیں اور ایک دفعہ مجھے یاد

محمد صادق جیولرز

Import Export Internationale Juwellery

Mohammad Sadiq Juweliere

آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔

ہمارے پتہ جات

Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale

S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel: 069/685893

Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

ہے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے اس گفتگو کے دوران جب میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ یہ جو پہلا دور ہے جس میں کائنات کی تشکیل کا مضمون بڑی تفصیل کے ساتھ ہر اس ذرے پر مرتسم ہوا ہے جو وجود میں آرہا ہے کہ اتنی تیزی سے ہوا ہے کہ ہم حساب کی زبان کے سوا سمجھا ہی نہیں سکتے۔ یعنی ایک سیکنڈ یا دو سیکنڈ کی بات نہیں ہے ایک سیکنڈ کے اتنے لاکھویں، کروڑویں حصے میں یہ بات شروع ہو گئی ہے اور تیزی سے پایہ تکمیل کو پہنچی ہے کہ اس کا حساب رکھنا ممکن نہیں۔ مگر قرآن کریم فرما رہا ہے کہ وجود کا ایک لحہ بھی، ایک ثانیے کا کروڑواں، اربواں حصہ بھی ایسا نہیں ہے جس میں وہ وجود حمد نہیں کر رہا تھا یعنی تسبیح نہیں کر رہا تھا اور وہ تسبیح کرنا اس کا کیسا برحق ثابت ہوا کہ ساری کائنات جب پیدا ہوگئی اور اپنی ان عظمتوں کو پہنچی جو ہم دیکھ رہے ہیں تو اللہ تعالیٰ یہ چیلنج کرتا ہے کہ نظر دوڑا کے دیکھو تو سہی کہ کوئی رخنہ نظر آتا ہے۔ اے انسان غور کر۔ ہر طرف نظر دوڑا کوئی ادنیٰ سا بھی رخنہ اس تمام کائنات میں دکھائی دیتا ہے! فرمایا تیری نظر تھکی ہوئی لوٹ آئے گی اور کوئی رخنہ نہیں پائے گی۔ پھر نظر دوڑا شاید اس دفعہ کوئی کمزوری دکھائی دے دے مگر پھر تیری نظر ناکام، نامراد تجھ تک واپس آجائے گی اور ساری کائنات میں کوئی بھی رخنہ نہیں دیکھے گی۔ پس یہ ہے رب العالمین کا مضمون یعنی بےانتہا مضامین میں سے ایک یہ پہلو ہے جس پر آپ غور کریں تو آپ حیران ہوں گے۔ آپ یہ گواہی نہیں دے رہے کہ صرف ہم ہی ہیں جو تیری حمد کے گیت گاتے ہیں۔ آپ یہ گواہی دیتے ہیں "الحمد للہ رب العالمین" ہمارے وجود سے پہلے ہی تیری حمد کا مضمون کامل تھا اور ہمیشہ سے کامل رہا ہے۔ ساری کائنات اپنی پیدائش اور ترقی کے ہر دور میں تیری ہی حمد کے گیت گاتی رہی ہے۔ اور جب ہم یہ غور کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ تو نے ہماری خاطر کیا تھا تو انسان کا عجز دیکھو کس مرتبے، کس گہرائی تک جا پہنچے گا اس سے آگے پھر گہرائی کا تصور ہی باقی نہیں رہتا۔ گویا انسان مٹتے مٹتے خدا کی راہ میں بالکل مٹ جائے گا اور یہ بات کائنات کے تصور کے ساتھ ایسی وابستہ ہے کہ اس سے اس کو الگ کیا ہی نہیں جا سکتا۔

خدا کی عظمت کا تصور، کائنات کی عظمت کے تصور سے الگ کر کے انسان کے لئے فی الحقیقت ممکن ہی نہیں ہے۔ خدا کو آپ رب العالمین کہتے ہیں تو اس کا مطلب کیا ہے کتنا بڑا رب ہے۔ وہ عالمین کتنے بڑے ہیں۔ جب تک ان کا نہ پتہ چلے رب کی بڑائی کا کیسا پتہ چلے گا۔ پس عالمین پر غور کے جو مختلف ذرائع ہیں، طریق ہیں وہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ ایک یہ معنیٰ ہے رب العالمین کا کہ اتنے بڑے جہان اس نے پیدا کئے ہیں کہ انکی کنہ کی آج بھی ہمیں سمجھ نہیں آسکتی اور وہ آغاز ہی سے خدا کا ذکر کر رہے ہیں اور ان کے وجود کا لحہ لحہ ہر قسم کے نقص سے پاک ہے۔ اب اتنا بڑا دعویٰ اگر شعور کے ساتھ کیا جائے تو تب سبحان اللہ کہنے کا انسان مجاز بنتا ہے۔ پھر یقین کے مقام پر کھڑے ہو کر یہ کہہ سکتا ہے کہ اے خدا تیری کائنات پر نظر ممکن نہیں تو ہم تیری صفات کاملہ پر کیسے نظر ڈال سکتے ہیں۔ مگر یہ ضرور گواہی دیتے ہیں کہ جہاں تک ہماری نظر گئی ہے ہم نے اس کائنات کو نقص سے پاک دیکھا ہے، جہاں تک نگاہ دوڑائی کبھی کوئی رخنہ نہ پایا۔ ہمیشہ نگاہیں نامراد ہو کر لوٹی ہیں اور تیری تسبیح کے گیت گاتی ہوئی واپس آئی ہیں۔

پس اب ہم اس مقام پر کھڑے ہیں کہ "الحمدللہ رب العالمین" کا اعلان کرتے ہیں۔ مگر رب العالمین پھر ہر شخص کا الگ الگ ہوتا چلا جائے گا۔ یعنی آپ کو جتنا عالم کا علم ہے اتنا ہی وہ آپ کا رب بنے گا اور جتنی اس مضمون کو وسعت دیں گے اتنا ہی یہ رب العالمین وسیع تر ہوتا ہوا آپ کے اوپر جلوہ گر ہوگا۔ جب مادی کائنات میں یہ حال ہے تو روحانی صفات باری تعالیٰ اسی طرح عظیم بھی ہیں اور اسی طرح لامحدود بھی ہیں بلکہ ان سے زیادہ کیونکہ جس خدا نے یہ لامحدود کائنات پیدا کی، لامحدود ان معنوں میں کہ اس کی کنہ کو سمجھنے کی ہم میں طاقت ہی نہیں ہے۔ جتنی طاقت ہے جہاں تک پہنچتے ہیں آگے کچھ اور دکھائی دیتا ہے اور ہم تھک کے واپس آچکے ہوتے ہیں اور اس کی معرفت کو پا نہیں سکتے۔ یہ لامحدودیت ہے جو انسان کے نقطہ نظر سے ہے۔ جہاں تک چاہے چلا جائے جہاں تک چاہے غور کرتا چلا جائے وہ کسی غور کو اپنی ایسی انتہا تک نہیں پہنچا سکتا کہ آگے دیوار کھڑی ہو کہ اب میں آگے نہیں جا سکتا کھلے رستوں میں کھلی دیواریں ہیں یعنی کھلی دیواریں انسان کی بےاختیاری کی دیواریں ہیں۔ رستے کھلے ہیں آؤ اور میری جستجو کرو۔ آؤ اور تلاش کرو کہ کہاں مجھ میں کوئی رخنہ باقی ہے اور دوڑتے چلے جاؤ ساری زندگی کا سفر، ساری نسلوں کا سفر، ساری کائنات کا سفر ہے جو تم پر منتج ہوا ہے یہ بھی تو غور کرو۔ جب کہا جاتا ہے ایک انسانی زندگی کا سفر تو مراد یہ نہیں ہے کہ چند سال کا۔ انسان تو کائنات کے سفر کے آخر پہ کھڑا ہے وہ آخری لوگ جو منزل کے قریب تر پہنچے ہیں جیسے دوڑ ہو رہی ہو میراتھن تو بےشمار لوگ بہت پیچھے رہ جاتے ہیں اور کچھ ہیں جو سب سے آگے ہوتے ہیں جو سب سے آگے ہیں انہوں نے وہ سارے رستے دیکھے ہوئے ہیں جو پچھلے لوگوں نے ابھی کچھ دیکھے ہیں اور کچھ دیکھنے ہیں تو الحمدللہ رب العالمین کا دعویٰ جو ہے وہ یہ منظر پیش کر رہا ہے۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے ساری کائنات تسبیح کرتے ہوئے ہی یہاں تک آئی ہے جہاں سے تم نے یہ ڈنڈا اپنے ہاتھ میں تھاما ہے یہ نشان اپنے ہاتھ میں تھاما ہے اور آگے بڑھ رہے ہو۔ پس تسبیح کا مضمون حمد میں جو داخل ہوا ہے یہاں تسبیح کی بجائے حمد کا لفظ استعمال ہوا ہے یہ وہ پہلو ہے جسے خصوصیت کے ساتھ اگر آپ سمجھ لیں تو دراصل تسبیح اور حمد میں فرق تو کوئی ایسا نہیں کہ جب تک تسبیح ختم نہ ہو حمد شروع نہیں ہوتی یہ دراصل مضمون ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ مگر اب چونکہ وقت ختم ہو رہا ہے اس لئے میں انشاء اللہ آئندہ خطبے میں اس مضمون کو آگے بڑھاؤں گا کہ خدا تعالیٰ نے جب یہ فرمایا "الحمد للہ رب العالمین" تو یہ ساری باتیں سوچنے کے بعد ایک یقینی نتیجہ تو انسان لازماً نکالے گا کہ میں اس ساری کائنات کا، اس بیس بلین سال کے سفر کا علمبردار ہوں اور اس کے نتائج کا علم بردار ہوں۔ یہ جھنڈا جو ربوبیت کی حمد کا میں نے ہاتھوں میں تھاما ہوا ہے یہ بےوجہ نہیں ہے اس کے پیچھے بیس بلین سال کی گواہیاں کھڑی ہیں اور آغاز سے لے کر اب تک وہ گواہی ہمیشہ ایک ہی آواز بلند کرتی رہی ہے کہ اللہ ہر برائی سے پاک ہے، ہر کمزوری سے پاک ہے۔ پس اس پہلو سے میں اب اس مقام پر پہنچا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ اس کی رحمانیت کی جلوہ گری سے جس کا ذکر آگے آنے والا ہے میں اب حمد کے گیت گانے کا اہل بنا دیا گیا ہوں۔ اور حمد کا گیت کس نے سکھایا؟ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے۔ "الحمد" کے لفظ کے اندر وہ بات پہلے ہی داخل فرما دی گئی تھی جس کی طرف توجہ نہیں گئی کسی کی یا بعض دفعہ نہیں جاتی کہ رب العالمین کا مضمون حمد کے ساتھ وابستہ ہے۔ مگر حمد سیکھو گے کس سے؟ تم تو جاہل مطلق ہو، تمہیں وہ فضیلت بظاہر بخشی گئی ہے کہ تم سب کائنات کے سفر میں سب سے آگے کھڑے ہو لیکن جس نے اس مضمون کو سمجھا اور جس نے اس مضمون کو ہر پہلو کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضل کے تابع معراج تک پہنچایا وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہیں۔

پس حمد میں جو "ح م د" کا مضمون ہے وہی مضمون ہے جو محمدؐ میں بھی ہے اور احمدؐ میں بھی ہے اور اس تعلق سے پھر جب سورہ فاتحہ پہ آپ غور کرتے ہیں تو تسبیح کا مضمون حمد میں داخل ہو جائے گا۔ اور حمد بھی وہ جس کے گیت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے گائے۔ اور اب اس پر غور کرنے کے لئے آپ کو کتنے سال کی عبادت درکار ہے اس کا آپ اندازہ کر سکتے ہیں۔ اس لئے بہت ہی بچگانہ خیال ہے کہ نماز میں بار بار وہی بات دہرائی جا رہی ہے ہم کیوں نہ بور ہو جائیں۔ جنہوں نے بور ہونا ہے وہ اپنے اندھے ہونے کی وجہ سے بور ہوتے ہیں جن کو نظر آتا ہے ان کے سامنے سورہ فاتحہ کے مضامین لامتناہی ہوتے ہیں کبھی ختم ہو ہی نہیں سکتے۔

اس پہلو سے جب آپ رمضان گزاریں گے تو یہ زندگی کیا آپ آئندہ آنے والی جتنی بھی زندگیاں پاسکتے ہیں ان سب کے راز پا جائیں گے اور وہ ساری زندگیاں آپ کی حمد سے بھر جائیں گی تب موت اللہ کا فضل بن کے آئے گی تاکہ محنت کا دور جو لامتناہی ہونا چاہئے تھا اس کو کاٹ دے اور اجر کا دور شروع ہو جائے۔ مگر اجر کا دور اس لئے نہیں کہ آپ احتساب اجر کے معنوں میں کر رہے ہیں۔ اجر کا دور اس پہلو سے کہ آپ نے احتساب اپنے نفس کی کمزوریوں کی جانچ کرنے کی خاطر، ان کی جستجو کی خاطر کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس پہلو سے یہ رمضان ہمارے لئے مبارک فرمائے اور اس رمضان کی ہر عبادت کا سفر ہمیں پہلے سے بلند تر مقامات کی طرف ہدایت دیتا ہوا لے جائے۔

CHEAP CALLS

ساری دنیا میں بےحد سستے داموں پر ٹیلیفون کریں

اپنے گھر میں مفت ٹیلیفون کی Colt Service لگائیں

یہ سروس ہر لحاظ سے مفت ہے۔

بی۔ٹی، مرکری، AT & T 'Energis' اور ACC کی کمپنیوں سے سستی ہے۔ آپ UK کی لوکل کالز کے علاوہ نیشنل کالز بھی بہت سستی پائیں گے۔

BT کی موجودہ لائن پر بغیر کسی تبدیلی کے یہ سروس مہیا ہوتی ہے۔

"مندرجہ ذیل ٹیلی فون نمبرز پر رابطہ کریں"

BOND TRADING (G. B.) LTD.

0181-871 3806, 0181-947 7511 (Faheem Bhatti)

01634-580670, FAX: 0181-871 3807

MOBILE: 0956-198662

بقیہ: مختصرات

حضور نے حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیلؑ کے حالات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس موقعہ پر مینڈھا قربان کیا جاتا ہے اور انسانی قربانی جو اس واقعہ سے پہلے رائج تھی اسے روک دیا گیا۔ اور استعارۃً انسان کو اپنے نفس کو راہ خدا میں مینڈھے کی طرح قربان کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔

سوموار ۲۴ر فروری ۱۹۹۷ء.

آج ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷۸ میں حضور نے سورہ المومنون کی آیت ۲۹ تا ۶۲ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر ارشاد فرمائی۔

منگل ۲۵ر فروری ۱۹۹۷ء.

آج حضور ایدہ اللہ نے ترجمۃ القرآن کلاس نمبر ۱۷۹ میں سورہ المومنون کی آیت ۶۳ تا ۹۳ کا ترجمہ اور مختصر تشریح بیان فرمائی۔

حضور نے فرمایا کہ آیت نمبر ۶۳ "ولدینا کتاب ینطق بالحق" میں کتاب سے مراد نظام کائنات ہے جس میں ریکارڈ محفوظ ہوتا ہے اور وہ بے خبر ہیں کہ اس ریکارڈ کے مطابق ہی ان کا حساب ہوگا۔

ہر منگل کے روز حضور ایدہ اللہ نے ۱۵ منٹ کے لئے ہومیو پیتھی کے متعلق سوالات اور پیش آمدہ مسائل کے جواب کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں۔ آج حضور ایدہ اللہ نے حاد اور مزمن بیماریوں کی تعریف دہرائی۔ مرگی اور دمہ کی وجوہات اور علاج پر مفصل اور سیر حاصل بحث فرمائی۔ اسی طرح سے Allergies بھی زیر بحث آئیں۔

بدھ ۲۶ر فروری ۱۹۹۷ء.

آج ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۵ جو ۱۹ اپریل ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر مکرر کے طور پر دکھائی گئی۔ کینسر کے متعلق ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ کینسر کی مختلف اقسام ہوتی ہیں اور ان کا علاج ممکن ہے کیونکہ "لکل داء دواء" کا الٰہی قانون موجود ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اتنے مفید نسخہ جات کا اشتہار اس لئے نہیں دیا جاتا کہ ہر مریض کا مزاج مختلف ہوتا ہے اور جگہ اور ملک بدلنے سے بھی نسخے بدل جاتے ہیں۔ ایکونائٹ پر تفصیلی بحث ہوئی اور حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ایکونائٹ اور رسٹاکس اسپرین کا نعم البدل ہیں۔ اور ایکونائٹ کے اور بہت سے اوصاف پر روشنی ڈالی۔

ایڈز کے ہومیو پیتھی علاج کے بارے میں پوچھا گیا تو حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ سیلیشیا ایک لاکھ کی طاقت میں دی جائے تو حیرت انگیز اثر ظاہر ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں حضور ایدہ اللہ نے اس بیماری کے بعض مریضوں کی شفایابی کے تجربات کا تفصیلاً ذکر فرمایا اور بتایا کہ افریقہ میں یہ علاج کافی کامیاب ہو رہا ہے۔

جمعرات ۲۷ فروری ۱۹۹۷ء.

ہومیو پیتھی کلاس نمبر ۶ جو اپریل ۱۹۹۴ء کو ریکارڈ کی گئی تھی نشر کی گئی۔ آج حضور ایدہ اللہ نے پوٹینسی اور دوا کتنی بار اور کتنی مقدار میں کھائی چاہئے پر مفصل روشنی ڈالی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ماضی میں ہومیو پیتھس نے ذاتی استعمال سے دواؤں کے اثرات کو محسوس کر کے اپنے شاگردوں کو لکھوایا اور کئی نے اپنی جانیں بھی دیں جس کے لئے انسانیت ان کی ممنون احسان ہے۔ اس سلسلے میں ہنی من کے ذاتی تجربات بیان کئے۔ آج بھی ایکونائٹ کا بیان جاری رہا۔ حضور انور نے مریض کی مزاج شناسی اور مزاج کی تشخیص پر بہت زور دیا۔ سلفر اور سیلیشیا کے فوائد بتائے اور ذیابیطس کی تباہ کاریوں کا جسمانی عضلات پر اثر وضاحت سے بیان فرمانے کے بعد ایک مفید نسخہ بھی بتایا جو قارئین کے لئے درج ذیل ہے۔

کلکیریا فاس، کالی فاس اور نیٹرم فاس ۶ × کی طاقت میں۔ ان کے علاوہ نیٹرم سلف الگ دی جائے۔ اوپر والی تینوں اکٹھی استعمال کی جائیں۔

جمعۃ المبارک ۲۸ فروری ۱۹۹۷ء.

آج اردو بولنے والے ملاقاتیوں کے ساتھ محفل سوال و جواب میں سوال کیا گیا۔ کہ جب آنحضرتؐ غزوہ تبوک کے لئے تشریف لے جا رہے تھے۔ ایک مقام پر پڑاؤ ڈالا۔ حضور نے فرمایا یہ ایسا مقام ہے جہاں خدا کا عذاب نازل ہوا تھا۔ اس لئے جو آٹے وغیرہ گوندھے گئے ہیں انہیں پھینک دو اور جلد یہاں سے کوچ کرو۔ کیا ایسے مقام پر جانا منع ہے؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اول تو اس حدیث کی چھان بین ہونی چاہئے۔ کنوئیں میں جانور وغیرہ گر کر پانی خراب ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ قرآن مجید نے کھول کھول کر بیان فرمایا ہے کہ یہاں مغضوب لوگ رہتے تھے اور اب تم سکونت پذیر ہو۔ اس لئے حدیث کی تحقیق ہونی چاہئے۔

☆ ایک صاحب نے سوال کیا کہ موجودہ زمانہ میں اعصابی تناؤ کی بہت شکایت ہے۔ کون سی ہومیو پیتھی دوا مناسب ہوگی؟

حضور نے فرمایا "الا بذکر اللہ تطمئن القلوب" سب سے بڑا نسخہ ہے۔ بے چینی کی دو وجوہات غم اور خوف ہوتی ہیں۔ اور مومن کے متعلق قرآن مجید فرماتا ہے "لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون"۔

☆ پاکستان کی نئی حکومت کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ جن کے رشتہ دار بیرون ملک ہیں وہ ایک ایک ہزار ڈالر پاکستان بھجوائیں۔ کیا اس کا فائدہ ہوگا؟

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ ایک اچھی سکیم ہے۔ نواز شریف صاحب کے اقدامات پر امید بندھی ہے کہ مسائل کے مرکز پر ہاتھ ڈال رہے ہیں۔ یہ معلوم نہیں کہ ان کے ساتھی وفا کریں گے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ پاکستان میں ایک ایسی صورت نکل آئی ہے کہ تجارت کو فروغ ہو سکتا ہے۔ اہم فیصلے کر رہے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اگرچہ باہر کے ممالک میں احمدیوں کی تعداد نسبتاً کم ہے لیکن خدا کے فضل سے پہلے ہی پاکستان میں کافی رقوم بھیجتے ہیں۔ دیانت دارانہ رائے یہ ہے کہ سر دست فیصلے مبنی بر انصاف ہیں اس لئے حمایت کے حق دار ہیں۔ آگے خطرہ ہے اس لئے دعا کرنی چاہئے اگر دوبارہ بد دیانتیوں میں ملوث ہو گئے تو پھر تباہ ہو جائیں گے۔ اس وقت ایک تائب وزیر اعظم کی ضرورت ہے۔ اگر توبہ کریں اور توبہ کروالیں تو دائمی زندگی پا جائیں گے۔

☆ پاکستان کی نئی حکومت نے جمعہ کی چھٹی کے بجائے اتوار کو یوم تعطیل قرار دے دیا ہے اور مولویوں نے ملک بھر میں شور ڈال دیا ہے۔ حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

حضور انور نے فرمایا۔ مولوی قرآن مجید کا مطالعہ کیوں نہیں کرتے۔ قرآن مجید میں پوری چھٹی کا ذکر نہیں آیا بلکہ ہدایت یہ ہے کہ نماز پڑھو اور پھر اپنی تجارتوں کی طرف واپس جاؤ۔ ہاں ذکر الٰہی جاری رہے۔ جمعہ کے دن ۳ گھنٹے کا ناغہ کر لیں جیسا کہ سپین اور اٹلی وغیرہ میں رواج ہے۔ ان ملکوں میں پھر لوگ رات کو دفتر جا کر ان گھنٹوں کو پورا کر لیتے ہیں۔ میں حکومت کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ بھی جمعہ کے دن ایسا ہی کریں۔ حضور نے یہ حقیقت بھی بیان فرمائی کہ جمعہ کی چھٹی کے نتیجے میں مسجدیں نہیں بلکہ جمعہ بازار اور پارک وغیرہ آباد ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جتنی لوٹ مار اور مار دھاڑ اس ملک میں ہوتی رہی ہے وہ جمعے کے دن ہی ہوتی تھی۔ اس لئے حکومت کا یہ خیال ہے کہ ملک کو مولوی کی جمعہ کی ریشہ دوانیوں اور چنگل سے بچانا ہے تو اچھا خیال ہے۔ حضور نے تاکیداً یہ بھی فرمایا کہ ڈپٹی کمشنرز کو سچ بولنے کی عادت پر دوام اختیار کرنے کی ہدایت ہونی چاہئے۔

☆ قرآن مجید میں حضرت لوطؑ کی قوم پر عذاب اور سورہ الذاریات میں ایک گھر کے بچائے جانے کا ذکر ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

☆ کل کی خبروں میں یہ خبر آئی ہے کہ ایک خاتون کو اس کے مردہ شوہر کے ذخیرہ کردہ Sperm سے بچہ پیدا کرنے کی اجازت مل گئی ہے، حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

حضور نے فرمایا، یہ ان کے دماغ کی جولانیاں ہیں ورنہ معاملہ اخلاقی لحاظ سے نہیں تھا بلکہ قانونی تھا۔ اس نے قوم کے پاس امانت رکھوائی ہوئی تھی۔ مرنے کے بعد بیوی کا حق نہیں تھا کہ اس قومی امانت کو جس طرح چاہے استعمال کرتی۔

☆ آج کل امیر جماعت اسلامی نے اپنے نام کے ساتھ "امام" کا لفظ لگا لیا ہے۔ اس پر حضور کا تبصرہ!

☆ قرآن مجید کے مطابق انسان پر ابتلا اس کے اعمال کی وجہ سے آتے ہیں اور یہ بھی کہ خدا تعالیٰ مومنین کو آزماتا ہے تو کیسے پتہ چلے کہ یہ ابتلاء ہے یا آزمائش؟

حضور انور نے فرمایا کہ انسان اپنی کمزوریوں اور باطن کو سب سے زیادہ جانتا ہے۔

☆ سائنس دان بتاتے ہیں کہ Big Bang کے بعد چھ ادوار آئے ہیں۔ اس پر حضور انور کا تبصرہ!

☆ چند سال پہلے تک تو کلمہ پڑھنے والا مسلمان ہو جاتا تھا اب مولوی کہتے ہیں کہ بنیادی کلمہ میں ختم نبوت بھی زائد کیا جائے!

حضور انور نے فرمایا یہ مولویوں کی بے عقلی ہے۔ کلمہ میں کہیں بھی خاتم النبیین کا کہیں ذکر نہیں ہے۔ پھر حضور ایدہ اللہ نے اس حدیث کا ذکر فرمایا جس میں ایک جنگ میں ایک کافر کے صرف "لا الٰہ الا اللہ" کہنے پر بھی اسے مسلمان ہی قرار دیا۔ حضور نے فرمایا یہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام ہے جس کے مطابق انسان کلمہ پڑھ کر حفاظت میں آ جاتا ہے۔ لیکن مولویوں کی پالیسی کے مطابق جو احمدی کلمہ پڑھتے رہیں وہ غیر محفوظ ہیں۔ دراصل ایسے مولوی بزدل ہیں اور مشرک ہو چکے ہیں۔ اور جب تک مولویت کا عذاب ہے ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔

(ا ـ م ـ چ)

بقیہ:۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے چھوٹی بیٹی صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ کی شادی کی پر مسرت تقریب

میں باراتی خواتین کا استقبال کرنے والی بچیاں حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ دعائیہ منظوم کلام "سبحان من یرانی" گا رہی تھیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ شادی کی بابرکت تقریب میں شمولیت کے لئے لندن سے حضور انور کی تینوں صاحبزادیاں اور دلہن اور قریباً ۳۰ دیگر خواتین اور بچے تشریف لائے۔

اس پر مسرت موقعہ پر ربوہ میں ایک خاص خوشی اور مسرت کا سماں تھا۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے رضاکاروں کی ایک بڑی تعداد اس موقعہ پر مختلف انتظامات اور ڈیوٹیوں پر متعین تھی۔ احباب و خواتین کے چہروں پر مسرت اور شادمانی کا احساس تھا۔ کیونکہ یہ پر مسرت تقریب ان کے محبوب آقا کی صاحبزادی کی شادی کی بابرکت تقریب تھی۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت ایم۔ٹی۔اے کے توسط سے تمام دنیا کے احمدیوں کو اس پر مسرت تقریب میں شمولیت کی سعادت بخشی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

۷ مارچ کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں مسجد احمدیہ کے سامنے وسیع و عریض لان میں دعوت ولیمہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ مہمانوں کے لئے وسیع اور معقول انتظام کیا گیا تھا۔ تمام شامل ہونے والوں نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی صاحبزادی کی شادی میں نہایت درجہ محبت و احترام کے ساتھ شرکت کی اور نئے جوڑے کو اپنی دعاؤں سے نوازا۔

ادارہ الفضل انٹرنیشنل خوشی و مسرت کے اس موقع پر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ اور جملہ افراد خاندان کی خدمت میں اپنی طرف سے اور تمام قارئین الفضل کی طرف سے دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی دین و دنیا ہر لحاظ سے بے حد مبارک فرمائے اور اس تعلق کو مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

قابل غور

(عبدالسمیع خان)

قرب کی نسبت

فرقہ بریلویہ کا ترجمان ماہنامہ کنزالایمان لاہور، فرقہ کے بانی احمد رضا خان بریلوی اور ان کے بیٹے حامد رضا خان کے متعلق لکھتا ہے:

"حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ اپنے اس فرزند سے بے حد محبت فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دی گئی وہ خود نہ جاسکے اپنی جگہ حجۃ الاسلام کو بھیجا اور دعوت دینے والے کو تحریر فرمایا "حامد رضا کو بھیج رہا ہوں یہ میرے قائم مقام ہیں۔ ان کو حامد رضا نہیں احمد رضا ہی سمجھنا"۔

(تذکرہ جمیل صفحہ ۱۲۲)

اسی اقربیت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک شعر میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"حامد منی و انا منہ۔ میں حامد سے ہوں اور حامد مجھ سے ہے۔ خود حجۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے والد سے بہت عقیدت و محبت رکھتے۔ وہ اس نسبت خاص کا شکر ادا کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

انا من حامد و حامد رضا منی کے جلووں سے
بحمدللہ رضا حامد ہیں اور حامد رضا تم ہو

.... حجۃ الاسلام نے اپنے والد ماجد کے حکم پر ان کے وصال سے چند روز قبل بیعت کا آغاز فرمایا۔ چنانچہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیعت کے لئے آنے والوں سے حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ان (حامد رضا) کی بیعت میری بیعت ہے۔ ان کا ہاتھ میرا ہاتھ ہے جو ان کا مرید ہوا میرا مرید ہوا۔ ان سے بیعت کرو"۔

(تذکرہ جمیل مطبوعہ ڈربن افریقہ صـ ۱۰۹)

(ماہنامہ کنزالایمان لاہور۔ چیف ایڈیٹر محمد نعیم طاہر رضوی۔ اکتوبر ۱۹۹۶ء جلد ۶ شمارہ ۸ صفحہ ۲۲، دہلی روڈ، صدر بازار لاہور پاکستان)

—○○○—

بغاوت کی سزا یا ارتداد کی

مولانا محمد تقی امینی مرتد کی سزا کے بارہ میں لکھتے ہیں:

"الٰہی شریعت میں غیر مسلموں سے تعلق کی اصل صلح و امن ہے نہ کہ جنگ و پیکار۔

(حیات ابن تیمیہ از ابوزیرہ صـ ۵۷۶)

چنانچہ ارتداد کی سزا کے بارے میں فقہ کی عبارتیں یہ ہیں۔

ان القتل باعتبار المحاربہ (المبسوط جلد ۱۰ صـ ۱۱۰)

قتل جنگ جوئی کے اعتبار سے ہے۔

دوسری جگہ ہے یقتل لدفع المحاربہ (ایضاً)

قتل کیا جائے جنگ کے دفعیہ کی غرض سے۔ لان القتل لیس بجزاء علی الردہ (المبسوط جلد ۱۰ صـ ۱۱۰)

قتل مرتد ہونے کی سزا نہیں ہے۔

بلاشبہ شریعت میں تبدیلی مذہب اور کفر بڑا گناہ ہے۔ لیکن یہ معاملہ اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان ہے۔ (ایضاً)

حکومت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ حکومت صرف بغاوت کی بنا پر سزا دے سکتی ہے۔ جس میں مسلم و غیر مسلم کی کوئی خصوصیت نہیں ہے بلکہ جس کی طرف سے بھی بغاوت پائی جائے گی اس کے خلاف کارروائی ضرور ہوگی۔

وقتال التتار ولو کانوا مسلمین ھو قتال الصدیق مانعی الزکاۃ۔ (الاختیارات العلمیہ صـ ۱۷۶)

تاتاریوں سے جنگ اگرچہ وہ مسلمان ہیں ایسی ہی ہے جیسے حضرت ابوبکر کی جنگ مانعین زکوٰۃ سے تھی"۔

("احکام شرعیہ میں حالات و زمانہ کی رعایت" صفحہ ۵۱۔ از محمد تقی امینی ناظم دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ اشاعت اول مئی ۱۹۶۹ء۔ سندھ ساگر اکادمی لاہور)

—○○○—

ہم یہ زنجیریں توڑ چکے

الطاف حسن قریشی مدیر اردو ڈائجسٹ شادی بیاہ پر بوجھ بننے والی رسوم کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کا حل تجویز کرتے ہیں۔

"یہ آئے دن کا مشاہدہ ہے کہ ہمارے ہاں شادی کا مسئلہ جسے اسلام نے بڑی حکمت کے ساتھ بہت آسان بنا دیا تھا ہم نے اسے وسائل کی زنجیروں میں جکڑ کر سب سے مشکل بنا دیا ہے۔ حرام ذرائع اور طاقت کے بل بوتے پر دولت لوٹنے والوں کے چونچلوں کا اب یہ عالم ہے کہ منگنی کی بھی مہندی ہونے لگی ہے اور ایک ایک رسم پر لاکھوں لٹائے جارہے ہیں۔ امیروں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ ملک صرف انہیں کا ہے اور انہی کی عیش برداری کے لئے وجود میں آیا ہے۔ غریب اور متوسط گھرانے حسرت بھری نگاہوں سے روشنیوں اور پیسوں کا بے رحم کھیل دیکھ رہے ہیں کہ ان کی بیٹی کا رشتہ کون مانگے گا اور جہیز کہاں سے آئے گا۔ روز بروز ان کے عذاب اور کرب میں اضافہ ہو رہا ہے ان کے لئے کہیں بھی جائے اماں نہیں۔

وہ لوگ جو نیکی پر یقین رکھتے ہیں انہیں جہاد کا آغاز اس اعلان سے کرنا چاہئے کہ وہ بڑوں کی شادیوں میں شریک نہیں ہونگے اور شان و شوکت کا اظہار کرنے والوں کے خلاف اجتماعی مظاہرہ کریں گے۔ قومی سطح پر یہ طے ہونا چاہئے کہ خوشی کی تقریب میں صرف ایک کھانا پیش کیا جائے اور مہمانوں کی تعداد ایک حد سے زیادہ نہ ہو۔ جہیز کی نمائش کو ایک برائی تصور کر کے اس سے کامل پرہیز کیا جائے۔ خوشی کا اظہار غریبوں کا دل دکھانے اور انہیں احساس محرومی کا شکار کرنے کا باعث نہ بنے۔ اس روش کو عام کیا جائے کہ شادی کی تقریب میں صرف رشتے دار، قریبی دوست اور ہمسائے شامل ہوں اور دکھاوے کی ہر بے ہودہ رسم ختم کر دی جائے ...... شادی کی تقریب جس قدر سادہ اور مختصر ہوگی اسی قدر اسلامی روح کے قریب تر ہوگی"۔

(اردو ڈائجسٹ لاہور، مئی ۱۹۹۵ء صـ ۱۷، ۱۸)

☆ یہ وہ روح ہے جس کو جماعت احمدیہ کامیابی کے ساتھ نافذ کر چکی ہے اور ان تمام بندھنوں سے آزاد ہو چکی ہے۔ مگر اس کے لئے امام کی ضرورت ہے۔ وہ تو خدا ہی بھیجا کرتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

جلد باز عشاق کے لئے نیا قانون

مذکورہ بالا عنوان کے ساتھ گوٹن برگ سویڈن کے روزنامہ Goteborgs— Posten کی ۴ جنوری ۱۹۹۷ء کی اشاعت میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا اردو ترجمہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔

—○○—

سعودی عرب کے اعلیٰ ترین علماء نے شادی سے متعلق ایک نیا قانون منظور کیا ہے جس نے شادی کے بندھن سے باہر مختلف جنسوں کے درمیان قریبی تعلق قائم کرنے کے لئے نئی راہیں کھول دی ہیں۔ اس کے لئے اب کسی بھی فریق کو اپنا سر قلم کروانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ .... اسلامی بنیاد پرستی کے گڑھ "القسیم" کے مفتی اعظم محمد بن الباز نے حال ہی میں ایک فتویٰ پر اپنے دستخط ثبت کئے ہیں۔ اس فتویٰ نے (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دور کی ایک پرانی رسم کو نئی زندگی عطا کر دی ہے۔ اس رسم کے مطابق عورت اور مرد عام رواج کے برعکس سادہ طور پر شادی کر سکتے ہیں۔ مہر کی رقم معمولی اور علامتی حیثیت کی حامل ہوتی ہے۔ اس سادہ تقریب کے موقعہ پر جو ایک مولوی اور دو گواہوں کی موجودگی میں منعقد ہوتی ہے، یہ معاہدہ بھی کیا جاتا ہے کہ مرد کی یہ ذمہ داری نہیں ہوگی کہ عورت کا گھریلو خرچ اٹھائے اور نہ ہی وہ عورت کے نان و نفقہ کا ذمہ دار ہوگا۔ اس طرح کی "جلد باز" شادی (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے زمانہ میں رائج تھی۔ عام طور پر لمبے تجارتی سفر اختیار کرنے والے افراد اور اپنے گھروں سے دور رہنے والے فوجی اس طرح شادیاں کیا کرتے تھے کیونکہ زنا کی صورت میں سر قلم کئے جانے کی سزا تھی۔

مسلمان مردوں کو چار تک بیویاں کرنے کی اجازت ہے۔ اگرچہ شاہی مملکت سعودیہ میں یہ امر شاذ کے طور پر ہے اور صرف امیر ترین مرد ہی یہ استطاعت رکھتے ہیں ..... اس نئے فتویٰ سے ایسی شادیوں کے لئے رستہ کھلے گا جن کی استطاعت کئی لوگ پاسکیں گے۔

یہ نیا قانون ایسی خواتین میں بھی ہردلعزیز ہے جو اپنا مستقبل سنوارنا چاہتی ہیں۔ بہت سی خواتین نے بعد میں شادی کی غرض سے اپنے لئے محبوب ابھی سے تلاش کر لئے ہیں کیونکہ اب نہ تو انہیں غلامانہ زندگی بسر کرنے کے لئے مجبور کیا جاسکے گا اور نہ ہی سزائے موت کا خطرہ ہوگا .... عام طور پر یہ "جلد باز شادیاں" چھپ کر گھروں میں کی جاتی ہیں اور ان کا اعلان بھی نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ مرد اپنے اس نئے تعلق کو پہلی بیوی سے چھپا سکتا ہے"۔

(اردو ترجمہ مرسلہ: طارق چوہان، سویڈن)

اگر یہ بات درست ہے تو ہم اس پر سوائے انا للہ و انا الیہ راجعون کے اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

—○○—

بقیہ:- امت مسلمہ میں تشتت و افتراق

(از قلم، مکرم ملک سیف الرحمان صاحب (مرحوم))

کیا۔ بنو ہاشم میں سے بعض نے کہا کہ قرابت کے لحاظ سے جانشینی ہمارا حق ہے اور اس کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام لئے گئے۔ آخر کار حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تقریر اور ان کی طرف سے یہ روایت پیش کرنے پر کہ الائمۃ من قریش انصار نے اپنا مطالبہ واپس لے لیا اور ہاشمیوں نے بھی اپنے مطالبہ پر اصرار نہ کیا۔ اس طرح سب صحابہ نے باہمی اتفاق سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضورؐ کا جانشین منتخب کر لیا اور آپؓ کی بیعت کرنے میں اپنی سعادت سمجھی۔ اس طرح ایک لمبے عرصہ تک کے لئے یہ اختلاف بھی دب گیا۔

مانعین زکوٰۃ سے جنگ کے جواز کے بارہ میں بھی معمولی اختلاف کا اظہار کیا گیا لیکن اسے کوئی خاص اہمیت نہ ملی۔ بہرحال اس قسم کے اختلافات سامنے تو آئے اور تاریخ نے ان کو ریکارڈ بھی کیا، لیکن مسلمانوں کے اتحاد میں ان سے کوئی رخنہ نہ پڑا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں مسلمانوں میں مثالی اتحاد قائم رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کے پہلے نصف میں بھی یہی صورت حال رہی۔ تمام مسلمان اتحاد کا کامل نمونہ بن کر بنیان مرصوص کا انداز اختیار کئے رہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے نصف آخر میں بعض عمال حکومت کے طرز عمل پر تنقید کا آغاز ہوا جس نے آہستہ آہستہ بڑی شدت اور وسیع شورش کی صورت اختیار کر لی اور آخر الامر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت پر منتج ہوئی۔ اس حادثہ فاجعہ کے بعد یہ اختلاف اٹھ کھڑا ہوا کہ خلیفہ وقت کے قاتلوں سے کیسے اور کب قصاص لیا جائے۔ نیز آپ کا جانشین یعنی خلیفہ رابع کو کیسے منتخب کیا جائے۔ یہ اختلاف بڑھا اور خون ریزیوں کا باعث بنتا رہا اور آج تک اس کے اثرات باقی ہیں۔ شیعہ اسی اختلاف کی پیداوار ہیں اور اس لحاظ سے تفرقہ کا پہلا بیج ہیں۔ اسی دوران تحکیم یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے تنازع کو دور کرنے کے لئے حکم مقرر کرنے کے فیصلہ نے ایک نیا جھگڑا کھڑا کر دیا جو بالآخر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف بغاوت کا نیا رنگ اختیار کر گیا۔ خوارج اسی تنازع کی پیداوار ہیں۔ اس کے بعد اعتقادی اور نظریاتی اختلاف اٹھے جن کی وجہ سے مسلمان یا بالفاظ صحیح اسلام کے مدعی ایسے بٹے، ایسے بکھرے کہ اقوام عالم کے لئے آج تک نشان عبرت بنے ہوئے ہیں اور ان کے فرقوں کی تعداد بہتر (۷۲) سے بھی تجاوز کر گئی ہے اور ہزار کوشش کے باوجود ان کے اتحاد و اتفاق کا خواب ابھی تک شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا۔

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 1NG
FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:
TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

یوم تبلیغ کس طرح منایا جائے

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ ستمبر ۱۹۹۲ء کو بیلجیئم میں اپنے خطاب کے دوران فرمایا۔

”یہ کہہ دینا کافی نہیں ہے کہ سال میں ایک دفعہ یا مہینے میں ایک دفعہ تبلیغی دن منایا جائے۔ یہ بات درست ہے کہ سال کا ایک دن تو کچھ بھی Impact پیدا نہیں کر سکتا اور اس سے زیادہ ضرورت ہے جماعت کو جھنجھوڑنے اور یاددہانی کروانے کی۔

دوسرا پہلو یہ ہے کہ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ اگر ہم سال میں ایک دن منائیں تو سارے ملک کو پتہ لگ جائے گا کہ کیا ہو گیا ہے۔ میں کہتا ہوں اگر آپ ۳۶۵ دن بھی منائیں تبھی بھی ملک کو پتہ نہیں لگتا۔ آپ کی حیثیت کیا ہے؟ کتنی تعداد ہے؟ کتنی توفیق ہے لوگوں تک پہنچنے کی؟ کون سے آپ کے پاس پراپیگنڈے کے ذرائع ہیں۔ اس لئے آپ اپنی حیثیت کو پیش نظر رکھیں تو اپنے شہر کو ہی پتہ لگا دیں تو بہت بڑی بات ہوگی اور کتنے شہروں میں جماعت قائم ہے۔ باقی دوسرے سینکڑوں شہر باقی رہتے ہیں وہاں کیسے پتہ چلے گا۔ اس لئے بڑا محنت کا، لمبا اور صبر آزما کام ہے اور سال میں ایک دن تو بالکل ہی کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ مہینے میں ایک دن کی تجویز بہت اچھی ہے۔ لیکن یوم تبلیغ منانے کے لئے مرکزی انتظام اور نظام کے تابع طریق کار کا بھی فیصلہ ہوا کرے۔ صرف یہی نہیں کہ یوم تبلیغ منا لیا جائے، یوم تبلیغ منائیں۔ آپ گھر گھر جا کر دروازے کھٹکھٹائیں، لٹریچر پھینک دیں تو یہ یہووا وٹنس والے بھی کر لیتے ہیں اور بھی لوگ کر لیتے ہیں۔ لوگ ان چیزوں سے تھکے ہوئے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں اشتہاری لوگ آ گئے ہیں۔ اس لئے ہر یوم تبلیغ میں کیا سٹائل ہوگا، اگلے میں کیا ہوگا، اس سے اگلے میں کیا ہوگا۔ یہ تو ایسا معاملہ ہے جس کے لئے آپ کے مرکز کو منصوبہ بنانا چاہئے۔ ہر جماعت کو پروگرام دینے سے پہلے وہ پندرہ، بیس، چالیس پروگرام اپنے سامنے بنا کر رکھ لیں۔ جس طرح کھانے کی پرچیاں ہوتی ہیں۔ بعض عورتوں کا یہ طریق ہوتا ہے کہ جس دن جو منہ میں آیا کہہ دیا کہ یہ پکا لو یا خود پکانا ہے تو کوئی چیز پکڑ لی۔ بعض جن کے ہاں زیادہ مہمان نوازیاں ہوتی ہیں، زیادہ کام ہوتے ہیں ان کو مجبوراً دس پندرہ بیس کھانوں کے نام لکھنے پڑتے ہیں، Manu بنانے پڑتے ہیں پھر روٹیشن بنانی پڑتی ہے۔ جس طرح ہوٹلوں وغیرہ میں بنتی ہے تو آپ کے لئے ایک Recipe کی روٹیشن بنانی ہوگی کہ فلاں جماعت آج یہ طریق اختیار کرے کہ مثلاً جیسا کہ میں نے اپنے مختلف ایڈریسز میں بیان کیا ہوا ہے۔ بچے اپنے دوستوں کو اور بچیاں اپنی سہیلیوں کو اپنے اپنے گھروں میں یا چند گھروں میں جہاں انتظام ہو Invite کریں اور وہاں ان کی مرضی کے سوال جواب کی کیسٹس سنائی جائیں۔ یا ان کو موقع دیا جائے وہ سوال کریں اور ایسی مجالس میں مرکز سے کون پہنچے گا جو سوال و جواب کرے گا۔ ایک یہ طریق کار ہے یوم تبلیغ منانے کا۔ اس میں ساری جماعت شامل ہو سکتی ہے۔ جنہوں نے کھانا پکانا ہے، جنہوں نے خاطر مدارت کرنی ہے وہ ہونگے۔ رونق لگانے کے لئے اکٹھے ہونگے۔ اگر ایک شہر میں مثلاً ایک ایسی مجلس اس دن منائی ہو تو امیر صاحب Available ہو سکتے ہیں۔ وہ کہہ سکتے ہیں کہ میں آؤں گا۔ تم سب اکٹھے کرو اور بچوں سے ہم نے سوال جواب رکھنا ہے۔ دوسرے ان کی دلچسپی کے لئے مرکزی طور پر ویڈیوز تیار کی جا سکتی ہیں۔ ان کو فرنچ میں ڈب کر کے تیار کیا جا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے ایک الگ سیکشن بنانا پڑے گا کہ پراپیگنڈے کے لئے ہمارے جو مختلف پروگرام اعلیٰ درجے کے ویڈیوز میں محفوظ ہیں۔ جلسہ سالانہ کی تقاریب ہیں یا دوروں کی تقاریب ہیں یا یورپ میں سوال و جواب کی مجالس ہیں۔ ان کا فرنچ ٹرانسلیشن تیار کیا جائے۔ آواز کو اس ویڈیو میں ڈب کیا جائے اور یہ چند بنا کر رکھ دئے جائیں۔ تو ایک دن کا ڈش یہ بن گیا۔ ایک دن کا یہ بن گیا کہ تم لوگ جگہ جگہ سٹال لگاؤ اور مختلف بچے ان سٹالوں پر کھڑے ہو جائیں اور اعلان کریں کہ جس کو دلچسپی ہے ہم حاضر ہیں ان ان مسائل پر ہمارے پاس جواب ہے۔ وہ مسائل چنیں جو آج کل لوگوں کو Agitate کرتے ہیں مثلاً کسی زمانے میں ان کے ہاں چرچ میں عورت کے اختیار کے بارہ میں بات چل رہی تھی کہ چرچ میں عورت کا اختیار کیا ہے، حقوق کیا ہیں؟ پورے یورپ میں، مغرب میں یہی بحثیں چل رہی تھیں۔ کہیں یہ شروع ہو گئیں کہ فلاں بدکردار آدمی بھی چرچ کا لیڈر بن سکتا ہے یا نہیں۔ اور اب بننے شروع ہو گئے ہیں۔ تو جو موقع موضوع ہے اس سلسلے میں اظہار خیال لوگوں کی توجہ کھینچتا ہے۔ سلمان رشدی کا کیس تھا۔ اس وقت آپ کی طرف سے اگر سٹال لگے ہوتے کہ آؤ تمہیں ہم سلمان رشدی سے متعلق قرآنی نظریہ بتاتے ہیں تو بے شمار لوگوں نے وہاں ٹوٹ پڑنا تھا کہ آؤ ہمیں بتاؤ، ہمیں بتاؤ، تو عقل سے کام لینا ضروری ہے۔

ایسی چیز پیش کرنی ضروری ہے جو اچھی ہو لیکن اچھے انداز میں پیش کی جائے۔ تبھی قرآن کریم نے حکمت کو پہلے رکھا ہے تو ایک دن کا ڈش یہ بن جائے گا کہ فلاں فلاں جگہ یہ سٹال لگائے جائیں۔ پھر ایک یہ بھی ہو سکتا ہے کہ گھروں کے دروازے بھی کھٹکھٹا کے دیکھو۔ ان کو کہو کہ ہم آپ کو پیغام دینا چاہتے ہیں۔ کیا پیغام ہے یہ فیصلہ آپ کے مرکز نے کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ جو مرضی کوئی بات کر دے۔ بلجیم کے مزاج کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی خاص طریقہ بتانا ہوگا۔ اس رنگ میں بات کی جائے اور پھر اس بات کا جو نتیجہ نکلتا ہے۔ کتنے گھروں نے اپنے دروازے بند کئے۔ کتنے گھروں نے دلچسپی لی ہے۔ اعتراض کئے گئے ہیں تو کیا کیا کئے گئے ہیں۔ یہ جب Feed Back ہوگا۔ پھر مرکز کا کام یہ ہوگا کہ دیکھے کہ یہ پروگرام اس قابل ہے کہ اسے دوہرایا جائے یا نہیں۔

اگر دوہرایا جائے تو کن کن چیزوں کی پہلے تیاری کر لی جائے۔ کس قسم کے سوالوں کا کیا جواب دینا چاہئے ۔ مرکزی نظام کے تابع یہ دن یعنی یوم تبلیغ منایا جائے۔ تب کام ہوگا ورنہ سر اٹھا کر جس کے منہ میں جو آئے، سر میں جو سودا سمائے وہ کام شروع کر دے۔ ہو سکتا ہے کوشش ضائع ہو جائے اور کچھ بھی حاصل نہ ہو۔ تو پھر اس کی Rotation ہو سکتی ہے۔ امیر صاحب جتنے نئے نئے طریق سوچیں گے اس میں آپ سے مشورے کر کے اور بھی طریق داخل کئے جا سکتے ہیں۔ ان کی Rotation پھر کی جائے۔ آج ہاسلٹ کی جماعت کو یہ پروگرام ملا ہے، کل ہاسلٹ کی جماعت کو یہ ملے گا اور پرسوں یہ ملے گا۔ پھر ان کے نتائج دیکھ کر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ کون سا ڈش زیادہ پاپولر ہے۔ مثلاً بعض گھروں میں ہماری بعض بچیاں دال چاول بہت پسند کرتی ہیں تو وہ دال چاول زیادہ پکنے لگ گیا ہے تو بالکل معقول بات ہے۔ جو چیز جہاں زیادہ پسند کی جائے وہ زیادہ بڑھانی چاہئے۔ تو آپ کے پروگراموں میں سے جو ہردلعزیز ہوتا چلا جائے گا۔ اس پروگرام کو زیادہ نافذ کیا جائے۔ اگر سوال و جواب کی مجلس ہردلعزیز ہو رہی ہے اس میں امیر صاحب کو تیار کرنا پڑے گا۔ بعض Subject کا ان کو ماہر بنانا پڑے گا تاکہ نظر آئے کہ ہمیں دین سکھانے کے لئے ہماری قوم میں سے آیا ہے۔

پھر ان پروگراموں میں سیرت النبیؐ کی مجالس بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ہو گا تبلیغ ڈے لیکن اس دن آپ سیرت النبیؐ کا جلسہ کریں فرنچ زبان میں اچھے سیرت کے مضامین بیان ہوں۔ چھوٹی بچیاں بعض مضامین رٹ سکتی ہیں۔ اس کے لئے تیاری کروانی ہوگی۔ جب تک یہ پروگرام تیار نہیں ہوگا۔ اس وقت تک آپ کس طرح آگے پیش کر سکیں گے۔ تو پہلے پروگرام تیار ہوں۔ ان کی ریکارڈنگ ہو۔ کچھ ماہرین تیار ہو جائیں وہ سیرت کے مضمون کے ماہرین ہوں، کچھ کسی دوسرے مضمون کے ماہرین ہوں۔ پھر وہ ایک جگہ سے دوسرے شہر میں ان کے پروگرام سنبھالنے کے لئے جایا کریں گے۔

پھر یوم مذاہب منایا جا سکتا ہے۔ خواہ کوئی چھوٹی سی جماعت ہو وہ اپنے شہر میں جو دوسرے مذاہب کے لیڈر ہیں مثلاً یہودیوں کے لیڈر ہیں، بدھسٹ کے لیڈر ہیں، کیتھولکس کے ہیں، پروٹسٹنٹ کے ہیں ان سے ملے اور ان کو کہے کہ ہماری خواہش ہے کہ مذاہب کے درمیان خلیج کم کی جائے اور ہم چاہتے ہیں کہ آپ اس میں ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ ہم اسلام کی اچھی باتیں بتاتے ہیں لیکن عیسائیت اور یہودیت کے خلاف کوئی غلط بات نہیں کہیں گے۔ آپ یہودیت کی اچھی باتیں بتائیں یا عیسائیت کی اچھی باتیں بتائیں لیکن اسلام یا دوسرے مذاہب کے خلاف غلط بات نہ کہیں۔ اس طرح آپس میں Understanding بڑھے گی، محبت بڑھے گی، اچھی فضا پیدا ہوگی۔

یہ تجویز آپ لے کر نکلیں۔ وہاں کے ممبر پارلیمنٹ کے پاس جائیں۔ ہو سکتا ہے وہ بہت متاثر ہو اور کہے کہ میں بھی شامل ہونگا۔ میئر سے کہیں کہ تم سرپرستی کرو۔ پس اپنا دماغ استعمال کریں ورنہ یوم تبلیغ کچھ دیر کے بعد بالکل بیکار اور بے معنی ہو کر رہ جائے گا۔ کب تک آپ گھروں کے دروازے کھٹکھٹائیں گے اور پھر اس کے بعد آرام سے بیٹھ جائیں گے کہ اب تو یوم تبلیغ ہم نے منا لیا ہے۔

تبلیغ ڈے منانے کا فیصلہ کرنا کافی نہیں ہے۔ کس طرح منایا جائے؟ کس طرح اسے زندہ رکھا جائے؟ کس طرح اس سے فائدہ اٹھایا جائے تاکہ جماعت کے اندر ایک جان پیدا ہو کہ ہاں ہم نے ضرور منانا ہے۔ مزے ہوں، باتیں ہوتی رہیں کہ فلاں تبلیغ ڈے جو ہم نے منایا تھا اس کا بڑا مزا آیا۔ اتنے لوگ آئے تھے اس طرح انہوں نے دلچسپی لی تو اس طریق پر کام ہوگا۔ فعال زندہ جماعتوں کی طرح آپ نے آگے بڑھنا ہے۔ چھوٹی سی جماعت ہے لیکن بڑے بڑے Impact پیدا کر سکتی ہے۔ کینیڈا میں چند آدمیوں پر مشتمل ایک چھوٹی سی جماعت ہے انہوں نے اسی طریق پر یوم مذاہب منا کر بڑا Impact پیدا کیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ارد گرد کے سارے دانشور ان کے قائل ہیں۔ دوسرے مسلمانوں کی تعداد شاید ہزار گنا ہو مجھے Exact پتہ نہیں۔ احمدی صرف گنتی کے ہیں لیکن جب بھی اسلام کی بات ہو ان کو بلایا جاتا ہے تو آپ کو بھی یہاں عقل سلیم کے استعمال سے وہ طاقت نصیب ہو سکتی ہے جو تعداد کے مقابل پر کئی گنا بڑھ کر ہے۔ تو یوم تبلیغ کی تجویز منظور ہے ان ترمیمات کے ساتھ جو میں نے آپ کے سامنے رکھی ہیں کہ مرکز کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ پہلے تبلیغ کے مختلف طریق طے کرے۔ اس سلسلہ میں آپ سب اپنی جماعتوں میں واپس جائیں گے۔ اگر آپ کو کوئی اچھا مشورہ پیش کرنا ہو تو امیر صاحب کو بھجوا دیجئے۔ کہ ہمارے خیال میں ایک دن یوم تبلیغ اس طرح منایا جائے اور ساری جماعت میں رونق ہو۔ بچوں کو بھی پتہ چلے کہ آج یوم تبلیغ اس طرح منا رہے ہیں۔ اس دن بچے خاص لباس پہن سکتے ہیں۔

یوم تبلیغ اس طرح بھی منایا جا سکتا ہے کہ بچے خوبصورت سبز رنگ کا کوئی ایسا لباس پہنیں جو سب لوگ دیکھیں۔ پھول ہاتھوں میں اٹھائے ہوئے ہوں۔ Attractive پروگرام پیش ہو رہا ہو۔ لوگ دیکھیں کہ یہ کیا ہو رہا ہے، یہ کیسا رنگ لگا ہوا ہے تو عقل اور حکمت کو استعمال کریں۔ اگر ہر جماعت میں مہینے میں یوم تبلیغ ایک دفعہ شروع ہو جائے تو مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ العزیز دعوت الی اللہ کا کام ایک دم اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے گا۔ اور نئے نئے سلیقے آپ کو آئیں گے۔ پھر آخر میں مرکز میں اس بات پر ایک میٹنگ ہوا کرے کہ جن جن شہروں نے تبلیغ کا انتظام کیا تھا ان کے نمائندے آئیں اور امیر صاحب کے پاس بیٹھ کر Discuss کریں کہ یہ ہمارا تجربہ ہوا ہے۔ یہ اچھی چیزیں ملی ہیں۔ یہ ناقص باتیں ہیں تو آئندہ پروگراموں میں ناقص باتوں کو دور کیا جائے۔ اچھی باتوں کو دوسری جماعتوں کے پروگراموں میں داخل کیا جائے۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت بیلجیئم بڑی تیزی سے ترقی کرے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

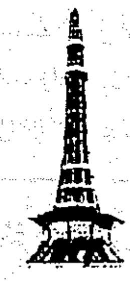

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

سوال وجواب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس سوال وجواب منعقدہ ۱۳ اکتوبر ۱۹۹۵ء میں بعض علمی اور عمومی سوالوں کے بڑے دلچسپ جواب دیئے تھے۔ مکرم یوسف سلیم صاحب نے اسے کیسٹ سے مرتب کیا ہے فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ ذیل میں اس مجلس کے بعض سوالات اور ان کے جوابات افادہ احباب کے لئے پیش ہیں۔ (مدیر)

(دوسری قسط)

قبروں پر دعا کرنے کی حقیقت

جرمنی سے ایک احمدی خاتون کے اس سوال پر کہ جب ہم کسی قبر پر جا کر دعا کرتے ہیں تو کیا صاحب قبر کو علم ہو جاتا ہے کہ کون دعا کے لئے آیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے جواباً فرمایا از خود علم تو ہر گز نہیں ہوتا چونکہ وہ مردے ہیں ان کو کچھ پتہ نہیں۔ قرآن کریم سے قطعی طور پر ثابت ہے کہ اس عالم میں کیا گزر رہا ہے۔ اس کا مرنے والوں کو کچھ پتہ نہیں ہوتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا ایک کمیونی کیشن کا نظام ہے جو قبر پہ نہ بھی جائیں تب بھی قائم ہو جاتا ہے۔ رات کو بستر پر لیٹے لیٹے آپ قبر کے پاس تو نہیں لیٹے ہوتے ایسی خواب آتی ہے جو اتنی واضح ہوتی ہے کہ اس میں علامتیں ہوتی ہیں اور محسوس ہوتا ہے کہ واقعتاً ایک فوت شدہ کی روح سے گویا تعلق قائم ہوا ہے۔ بعض دفعہ ایسے تجربے بھی ہوتے ہیں کہ وہ روح بعض ایسی باتیں کہتی ہے جن سے ان واقعات پر روشنی پڑتی ہے جو واقعتہً گزرے تھے لیکن خواب بین نے خود نہیں دیکھے تھے ان کا علم نہیں تھا۔ پس یہ یا کچھ اور سچائی کے ایسے انداز رؤیا میں پائے جاتے ہیں جس سے تعلق ثابت ہے۔

مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ بالواسطہ تعلق ہے بلاواسطہ تعلق نہیں ہے۔ یہ تعلق از خود قائم نہیں ہو سکتا، یہ ناممکن ہے۔ البتہ اللہ تعالیٰ ایسے کشف دکھا سکتا ہے جو وہاں بھی ہوں اور یہاں بھی ہوں جیسا کہ - Two Way ٹیلی ویژن ہے لوگ آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں وہ اس کو دیکھ رہا ہے یہ اس کو دیکھ رہا ہے اور یہ سلسلہ دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ آئندہ انشاء اللہ یہ چیز عام ہو جائے گی۔ ہمارے زمانہ میں ہی شاید ایسا ہو جائے ورنہ آئندہ صدی سے پہلے پہلے ضرور ایسا ہو جائے گا کہ صرف مقرر ہی دکھائی نہیں دے رہا ہو گا اور سنائی نہیں دے رہا ہو گا بلکہ جو لوگ وہاں بیٹھے ہیں اگر سوئچ آن کر دیا جائے تو ان کی باتیں، ان کا شور، ان کے نعرے یہاں بھی سنائی دیں گے۔

پس اس قسم کا نظام جو خدا نے اپنے لئے اور ہمارے لئے پیدا کیا ہوا ہے اور اس کائنات میں کارفرما ہے اس نظام کی اصل حقیقت خدا تعالیٰ کے تصرفات ہیں۔ اس کو ہر چیز پر تصرف کی قدرت ہے اس نے ایک نظام بنایا ہوا ہے۔ پس یہ Two Ways ٹیلی ویژن بھی اسی نظام کا ایک عکس ہے جو میں بیان کر رہا ہوں۔ پس براہ راست تعلق نہیں پیدا ہوتا مگر خدا تعالیٰ نیک بندوں کو ایسے تجربات دکھاتا ہے بعض دفعہ نیکی بھی ثابت نہیں ہوتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں وہ ایک قسم کا چھٹا سا ہے کہیں کہیں ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں تا کہ انسان کو یہ پتہ چلے کہ اس کا ایک خدا ہے البتہ یہ شاذ کے نمونے ہیں۔

معروف فیصلہ کی پابندی

خدام الاحمدیہ کے عہد میں اس جملہ کا کیا مطلب ہے کہ خلیفہ وقت جو بھی معروف فیصلہ کریں گے اس کی پابندی لازمی سمجھوں گا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ کیا قرآن کریم میں بھی یہ جملہ آتا ہے یا نہیں کہ معروف کے مطابق ہو گی تو بات مانیں گے۔ قرآن کریم میں عورتوں کی جو بیعت مذکور ہے اس میں یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معروف فیصلہ پر عمل کریں گی۔ اس کا کیا مطلب تھا۔ کیا نعوذ باللہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غیر معروف فیصلے بھی کر سکتے ہیں۔ اس لئے معروف یا غیر معروف کی بحث نہیں ہے، واجب اور غیر واجب کی بحث ہے۔ وہ معاملات جن کو قرآن کریم نے فرض قرار نہیں دیا جن کو حدیث نے واجب قرار نہیں دیا ان میں بھی اگر خلیفہ وقت کوئی فیصلہ کرے گا تو ہم آمنا و صدقنا کہتے ہیں۔ یعنی ان باتوں کو قبول کریں گے اور یہ نہیں کہیں گے کہ دائرہ شریعت میں تمہیں یہ اختیار نہیں ہے کہ ہمیں یہ حکم دو۔ اور معروف کا لفظ اس حکم کی تعریف بھی کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے رسول! تو ایسی بات کہے گا جو عرف عام میں بھی اچھی دکھائی دے گی حالانکہ عرف عام تو شریعت نہیں ہے اس لئے غیر شرعی معاملات میں بھی جو عرف عام کی اچھی باتیں آپ ہمیں کہیں گے ہم ان کو بھی واجب التعمیل سمجھیں گے اور یہ سند قرآن کریم میں عورتوں کی بیعت میں موجود ہے۔ سورہ ممتحنہ کی آیت ۱۳ میں یہ حکم ہے کہ عورتوں سے بیعت لے اس بات پر بھی کہ "ولا یعصینک فی معروف" کہ وہ کسی بھی معروف بات میں تیری نافرمانی نہیں کریں گی۔ اب دیکھیں سارے شرعی احکام کے بعد جو کھلے کھلے اور واضح ہیں آخر پر یہ رکھا کہ "ولا یعصینک فی معروف فبایعھن"۔

انبیاء کو پہنچنے والی تکلیفوں کی اصل حقیقت

ایک دوست نے سوال کیا کہ بعض انبیاء کی وفات بیماری کے نتیجہ میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان مقربین کو آسان موت کی بجائے ایسی تکلیف میں سے کیوں گزارتا ہے۔ حضور نے سائل سے دریافت فرمایا کہ صرف موت کی تکلیف ہی ہے یا زندگی بھر تکلیفیں اٹھاتے ہیں۔ سائل نے کہا وہ تو ہے۔ تو حضور نے فرمایا پھر وہاں سے سوال شروع کریں آپ کو صرف آخری تکلیف ہی دکھائی دیتی ہے۔ سائل نے دوبارہ عرض کیا کہ خالق نے اپنے محبوب کو بلانا ہی ہے تو آرام سے بلا لے۔ اس پر حضور نے پوچھا تو کیا آپ کا مطلب ہے کہ رات کو سوئے اور صبح اٹھے ہی نہ۔ سائل نے اپنے سوال کی وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگر محبوب نے ساری زندگی دکھوں میں گزاری ہو تو وہ Face Saving کرے گا آرام سے بلا کے۔ حضور نے فرمایا پھر کاٹتے کیوں ہیں ان باتوں کو۔ ایک عاشق یا ایک معشوق نے اپنے عاشق کی زندگی کو اس طرح ڈھالا ہو کہ بڑی سخت تکلیفوں میں زندگی گزر رہی ہو اور ساری زندگی ہی تقریباً دکھوں میں کٹی ہو آپ چاہتے ہیں کہ صرف بلاتے وقت ٹھیک کر دے تو کوئی بات نہیں۔ یہ تو کوئی دلیل نہ بنی۔ سائل نے کہا آخر بلانا تو ہے ہی میرا مطلب ہے کہ اس طرح کیوں بلایا جائے۔ حضور نے فرمایا مجھے پہلے اس بات کا جواب دیں کہ ان کی پہلی زندگی میں تکلیفیں کیوں آتی ہیں، اسی میں اس کا جواب ہے۔ اس لئے میں بار بار آپ سے گزارش کر رہا ہوں کہ اس پر تو غور کریں کہ یہ دلیل جو آپ کی لگ رہی ہے یہ تو آخری وقت پر لگتی ہی نہیں۔ عاشق و معشوق کے رشتے میں ایسے موقع پر کہا جائے تو پتہ ہے کیا جواب ہوتا ہے؟ اس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

اب کیا فائدہ ہے آنے کا۔ بعض شاعر کہتے ہیں ساری عمر تو ہمیں مصیبت ڈالی رکھی اب تو آیا ہے۔ پس عاشق و معشوق کے رشتے میں اگر کوئی سوال اٹھنا چاہئے تو ساری زندگی کی تکلیفوں پر اٹھنا چاہئے، صرف موت کی تکلیف پر نہیں۔ اور اس کے اور جوابات ہیں۔

ایک بہت ہی اہم نکتہ

قرآن کریم نے اپنے سب سے زیادہ پیار کرنے والوں کو دنیا میں نمونہ بنایا اور اور نمونوں کے علاوہ صبر کا نمونہ بھی ہے اور یہ بہت ہی اہم نکتہ ہے۔ کوئی اتفاقی بات نہیں ہے۔ اور یہ اس لئے ضروری تھا کہ جس قوم کی اصلاح کی ہے اس کے متعلق یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ جب تک آسائش ترک کر کے قوم تکلیفوں میں سے نہ گزرے اس کی اصلاح نہیں ہو سکتی اور لوگوں نے یہ مفت کی اصلاح کے جتنے نسخے بنائے ہوئے ہیں سب جھوٹے ہیں۔ جماعت احمدیہ آج تک دکھوں میں سے گزر رہی ہے اور ہمیں یہ حوصلہ اس لئے عطا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دکھ اٹھائے تھے۔ امت محمدیہ نے آغاز ہی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ دکھ اٹھاتے ہوئے دیکھا ہے اور اسی سے ہم نے بھی حوصلہ پایا ہے۔

پس جو رستہ فلاح کا ہے وہ دکھوں سے ہو کر گزرتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا "فان مع العسر یسرا○ ان مع العسر یسرا" (سورہ انشراح آیت ۶، ۷) یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے جو قرآن کریم میں بیان فرما دیا کہ یسر چاہتے ہو تو دکھوں سے گزرنا پڑے گا۔ وہی قومیں جزاء پائیں گی جن کو محنت کرنے کی عادت ہے۔ دنیا میں بھی یہ قاعدہ چسپاں ہو رہا ہے اور مذہب میں بھی چسپاں ہو رہا ہے۔ جس نے یہ قاعدہ سکھانا تھا وہ اگر آرام سے عیش و عشرت کی زندگی بسر کر رہا ہوتا تو لوگ کیا نمونہ پکڑتے۔ وہ کہتے کہ لو اللہ میاں نے اپنے پیارے کو تو یہ کر دیا اور ہمیں مصیبتیں ڈال دیں۔ لوگوں نے اس وجہ سے مصیبتیں اٹھائیں کہ سب سے زیادہ مصیبتیں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھائیں بلکہ آپ کے ماننے والوں کی تکلیفیں بھی خود اٹھائیں۔ یہ ہے اصل نکتہ اس چیز نے ان کے دلوں میں یہ تمنا پیدا کی کہ ہماری تکلیفیں ادھر منتقل ہونے کا تو کیا سوال وہ بھی ہماری طرف منتقل ہو جائیں۔ یہ جو جذبہ تھا اس نے اصلاح کی اور انقلاب کی غیر معمولی طاقت پیدا کر دی۔ ایک اس کا یہ جواب ہے۔

دوسرے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ تمہیں ان کی تکلیفیں دکھائی دے رہی ہیں حالانکہ وہ اپنے رب سے اتنا زیادہ پیار کرتے ہیں کہ اس کی طرف سے کڑوا پھل بھی ان کو میٹھا لگتا ہے اور اس میں مزہ آتا ہے کہ ہم اپنے محبوب کی خاطر ایک تکلیف اٹھا رہے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا تھا "ارنا مناسکنا" اب دیکھنے میں یہ بڑی جرات ہے۔ عام طور پر کہتے ہیں اختلافی دعا نہ مانگنا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قربانیوں میں مزہ آتا تھا، عبادتوں میں مزہ آتا تھا۔ مناسک قربان گاہوں کو کہتے ہیں اور عبادت کے مواقع کو بھی مناسک کہا جاتا ہے۔ زیادہ تر قربانی کے لئے یہ لفظ استعمال ہوتا ہے۔ پس ابراہیم تو قربانی کی راہیں مانگ رہے تھے اس لئے کہ نبی اس سے لطف اٹھاتا ہے۔ وہ دعائیں کرتا ہے کہ اور بھی ہے تو ہمیں دے اس میں لطف آتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا خلاصہ یہ بیان فرمایا ہے کہ ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ پس انبیاء علیہم السلام کی دنیا ہی اور ہے۔ وہ دنیا کی مصیبت میں دکھائی دیتے ہیں جب کہ حقیقت میں وہ مصیبت میں مبتلا نہیں ہوتے۔ اب عام روزمرہ کے تجربے میں اس بات کو آپ دیکھتے ہیں عام انسانوں پر یہ بات چسپاں ہوتی ہے لیکن سمجھتے نہیں۔ ایک ماں کا بچہ بے قرار ہو وہ اس کے لئے کتنی مصیبت اٹھاتی ہے، راتیں جاگتی ہے۔ کیا اس کو غصہ آئے گا۔ اس کو تو آرام میں دکھ، اور دکھ میں آرام ملتا ہے کیونکہ سچا پیار ہے۔ پس یہ رشتے اور ہیں اس لئے ان باتوں میں دخل نہ دیں۔ غیر کی نظر سے نہ دیکھیں اس کو تجربے کی نظر سے دیکھیں۔ وہ ساری عمر مصیبتیں اٹھاتے اور دکھ سہتے ہیں اور جب وہ بلائے جاتے ہیں تو ان کو یہ آواز آتی ہے "یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ" (الفجر آیت ۲۸، ۲۹)۔ پس دکھ کی حالت کے بعد جو معاً انتقال ہوتا ہے راحت و آرام میں اور رضا میں اس کا Context بھی تو دیکھیں۔ اس کے مقابلہ میں تو وہ دکھ کتنا معمولی ہے۔ ماں بچہ کا دکھ سہتی ہے یا نہیں۔ کیا ضرورت تھی اللہ کو یہ مصیبت ڈالنے کی لیکن بچہ کے پیدا ہونے کے بعد جب اس کی پہلی آواز آتی ہے تو ماں اپنے سارے دکھ بھول جاتی ہے اور اسی کے ردعمل کے طور پر زیادہ محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6.
64521 Gross Gerau
Germany.
Tel: 06152-39832

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی فلسطین میں بطور مبلغ خدمات

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے ۱۹۲۴ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا اور بطور مربی سلسلہ آپکا تقرر یکم مئی ۱۹۲۷ء کو ہوا۔ ۱۲ اگست ۳۱ء کو حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد پر فلسطین کیلئے آپ روانہ ہوئے، ۴ ستمبر کو وہاں پہنچے اور فروری ۳۶ء تک وہاں مقیم رہے۔ اس عرصہ میں آپکی خدمات کے بارے میں محترم افضل ظفر صاحب کے قلم سے ایک مضمون روزنامہ "الفضل" ۲۹ دسمبر ۹۶ء میں شامل اشاعت ہے۔

عربی رسالہ البشریٰ کا اجراء

۱۹۳۳ء میں آپ نے احباب جماعت کے مشورہ کے بعد ایک سہ ماہی عربی رسالہ "البشارۃ الاسلامیہ الاحمدیہ" کا اجراء کیا۔ پھر جماعت سے ایک پریس کی خرید کیلئے تحریک کی جس میں سب سے پہلے حضرت مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور صاحبزادہ سعید احمد صاحب نے دو دو پاؤنڈ پیش کئے جو برطانیہ جاتے ہوئے قاہرہ میں آپکو ملنے آئے تھے۔ اس تحریک پر جماعت فلسطین نے فراخ دلی سے حصہ لیا۔ محترم سید محی الدین الحصنی صاحب جو ایک مخلص تاجر تھے، نے بھی خاصی رقم پیش کی مگر ظرافت طبع کے طور پر کہنے لگے "آپ کا نام ابوالعطاء ہے مگر آپ ہمیشہ چندوں کی تحریک کرتے رہتے ہیں، آپ اپنا نام ابوالاخذ کیوں نہیں رکھ لیتے"۔ اس پر آپ نے فرمایا "خدا کی راہ میں خرچ کرنے کی تحریک کرنا بھی عطاء ہی ہے...."۔

احمدیہ پریس کے قیام کے بعد رسالہ ماہوار شائع ہونے لگا۔ جنوری ۳۵ء میں حضرت مصلح موعودؓ نے رسالہ کا نام بدل کر "البشریٰ" رکھ دیا۔

—★★★—

تکمیل مسجد احمدیہ حیفا

حیفا میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کی ابتداء حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحبؓ نے کردی تھی۔ حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب نے اسے تکمیل تک پہنچایا اور کنواں بھی بنوایا۔ مسجد کی زمین دو مخلص عرب بھائیوں نے عطیۃً دی تھی جو حضرت چودھری محمد شریف صاحب کی اہلیہ کے آباء میں سے تھے۔ مسجد کی بنیاد ۳ اپریل ۳۱ء کو رکھی گئی تھی اور افتتاح ۳ دسمبر ۳۳ء کو عمل میں آیا۔

مدرسہ احمدیہ کبابیر کا قیام

حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب نے یکم جنوری ۳۴ء کو مدرسہ احمدیہ کا آغاز کیا اور ایک لائبریری بھی قائم کی۔

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب بلاد عرب سے واپس آکر بھی مختلف خدمات انجام دیتے رہے۔ ۴۴ء میں آپکو جامعہ احمدیہ کا پرنسپل مقرر کیا گیا۔ ۴۷ء میں مدرسہ احمدیہ کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کردیا گیا اور آپ اس مخلوط ادارہ کے پرنسپل مقرر ہوئے۔ ۵۳ء میں جامعۃ المبشرین کے پرنسپل بنے۔ ۵۸ء میں جامعۃ المبشرین کو جامعہ احمدیہ میں مدغم کردیا گیا اور محترم سید میر داؤد احمد صاحب اسکے پرنسپل مقرر ہوئے جبکہ حضرت مولوی صاحب نے قائمقام وکیل التبشیر، ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد، صدر مجلس کارپرداز کے علاوہ تحریک وقف عارضی کے انچارج اور وقف جدید کے ڈائریکٹر کے طور پر خدمت کی۔ ہجری شمسی سال کی ترویج کیلئے قائم کی جانے والی تقویم کمیٹی اور افتاء کمیٹی کے ممبر کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ ۵۰ء سے مجلس انصاراللہ کی مرکزی عاملہ میں بھی شامل رہے۔

—★★★—

روزنامہ "الفضل" ۳۱ دسمبر ۹۶ء کا پرچہ "سالانہ نمبر" کے طور پر شائع ہوا ہے۔ اس شمارہ کی زینت محترم ثاقب زیروی صاحب کی ایک نظم کے دو اشعار پیش ہیں

ہر لحہ نظر میں ہیں بدلتے ہوئے حالات
اے دوست بہت دور نہیں روز مکافات
دنیا سے گلہ مندی کی عادت نہیں ہم کو
لاتے نہیں ہونٹوں پہ کبھی حرف شکایات

—★★★—

خلفائے کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء اور راہنمائی کے تابع جماعت کیلئے بیسیوں روحانی، تربیتی، علمی اور انتظامی تحریکات جاری فرمائیں جن پر محترم عبدالسمیع خانصاحب کا تفصیلی مضمون بھی مذکورہ شمارہ میں شامل اشاعت ہے۔

خلافت اولیٰ کی تحریکات

★ دینی مدرسہ کے قیام کی تحریک حضرت مسیح موعودؑ نے فرمائی تھی جس پر بھرپور عملدرآمد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے دور میں ہوا۔ یکم مارچ ۱۹۰۹ء کو اس درسگاہ کی بنیاد رکھی گئی جو مختلف ادوار سے گزرتا ہوا جامعہ احمدیہ کی صورت میں عظیم الشان خدمت کر رہا ہے۔

★ حضرت خلیفہ اولؓ نے واعظین سلسلہ کے تقرر کی تحریک بھی فرمائی اور حضرت شیخ غلام احمد صاحب کو ۱۹۰۸ء میں پہلا واعظ سلسلہ مقرر کیا۔

★ ۱۹۱۲ء میں حضورؓ نے جماعت کو علم تعبیرالرؤیا سیکھنے کی تحریک فرمائی جو حضورؓ کے عالمانہ مزاج کی آئینہ دار ہے۔

خلافت ثانیہ کی تحریکات

★ حضرت مصلح موعودؓ نے تحریک جدید کا اجراء نومبر ۳۴ء میں فرمایا۔ یہ ۲۷ ہزار روپے کی ایسی عظیم الشان مالی تحریک تھی جو سینکڑوں دیگر تحریکات کا مجموعہ ہے۔

★ ۲۷ دسمبر ۵۸ء کو حضورؓ نے دیہات میں تبلیغی امور میں وسعت کیلئے وقف جدید کی تحریک فرمائی۔

★ ۲۰ مارچ ۴۴ء کو حضورؓ نے دنیا کی ۷ زبانوں میں تراجم قرآن کی اشاعت کی تحریک فرمائی۔

★ حضرت مسیح موعودؑ نے ستمبر ۱۹۰۷ء میں وقف زندگی کی تحریک فرمائی جس پر ۱۳ افراد نے لبیک کہا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء کو اس تحریک کا احیاء کیا۔ ۶۳ خدام نے خود کو پیش کیا۔

★ حضرت مصلح موعودؓ نے ماہرین علوم اور حفاظ قرآن پیدا کرنے کی تحریکات بھی فرمائیں۔

تحریکات خلافت ثالثہ

★ حضرت مصلح موعودؓ کی یاد میں صدقہ جاریہ کے طور پر حضرت خلیفہ ثالثؒ نے جلسہ سالانہ ۶۵ء پر فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک فرمائی۔ ۱۵ جنوری ۶۷ء کو اسکے دفتر کا افتتاح حضورؒ نے فرمایا۔ اسی تحریک نے ۷۱ء میں خلافت لائبریری ربوہ تعمیر کی۔

★ ۱۹۷۰ء میں حضورؒ نے افریقہ میں تعلیمی و طبی خدمات کیلئے نصرت جہاں سکیم کا اجراء فرمایا۔

★ ۶۵ء میں وقف بعد از ریٹائرمنٹ اور مارچ ۶۶ء میں وقف عارضی کی تحریک جاری فرمائی۔

★ حضورؒ کی اہم تحریکات میں صد سالہ جوبلی اور بدرسوم کے خلاف جہاد کی تحریک بھی شامل ہے۔

تحریکات خلافت رابعہ

★ ۲۸ جنوری ۸۳ء کو حضور انور ایدہ اللہ نے دعوت الی اللہ کی عظیم الشان تحریک فرمائی۔

★ ۳ اپریل ۸۷ء کو تحریک وقف نو جاری فرمائی۔

★ ۸۲ء میں غرباء کو مکان بناکر دینے کیلئے تحریک بیوت الحمد کا اجراء فرمایا۔

★ ۱۲ جولائی ۸۳ء کو غرباء کو عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی تحریک فرمائی۔

★ حضور انور کی دیگر تحریکات میں غیر زبانیں سیکھنے اور مسلم ٹیلی ویژن کیلئے پروگرام تیار کرنے کے علاوہ بہت سی مالی تحریکات شامل ہیں۔

—★★★—

واقف زندگی سائنسدان کا انٹرویو

روزنامہ "الفضل" کے سالانہ نمبر میں محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد شریف خانصاحب کا انٹرویو بھی محترم یوسف سہیل شوق صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ محترم پروفیسر صاحب کے والد افریقہ میں بطور ڈاکٹر طبی خدمات انجام دے رہے تھے جب انہیں قبول احمدیت کی سعادت حاصل ہوئی اور انہوں نے اپنی اولاد کو تربیت کی خاطر قادیان بھجوادیا۔ محترم خانصاحب ۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ چار بھائی تھے جن میں دو زندگی وقف تھے جن میں سے ایک ۴۷ء کے فسادات میں شہید ہوگئے چنانچہ آپکے والد نے ان کی جگہ آپکو وقف کردیا۔ اس وقت آپ آٹھویں میں زیر تعلیم تھے۔

محترم شریف خانصاحب MSc زوآلوجی میں پنجاب یونیورسٹی میں اول آئے اور طلائی تمغہ حاصل کیا۔ ۶۳ء میں تعلیم الاسلام کالج میں شعبہ تدریس سے وابستہ ہوئے۔ جستجو بچپن ہی سے آپکی عادت ثانیہ تھی چنانچہ اپنے سائنسی تحقیقی کام کو اپنی ملازمت کے دوران بھی جاری رکھا اور PhD. کی ڈگری کیلئے ایسی شاخ منتخب کی جس پر کام کرنے والے پاکستان کے آپ پہلے شخص ہیں۔ آپکا پہلا تحقیقی مقالہ ۷۲ء میں شائع ہوا تھا۔ اب تک ۱۰۰ سے زائد مقالے اور ایک کتاب طبع ہوچکی ہے اور تین کتب اشاعت کے مرحلے میں ہیں۔ آپ اب تک ۱۳ نئی دریافتیں کرچکے ہیں جن میں ۸ چھپکلیاں، ایک سانپ اور ۴ قسم کے مینڈک شامل ہیں۔ نیز دو تحقیقی مشنوں پر بھی کام کرچکے ہیں۔

—★★★—

احمدی خواتین کی شجاعت

حضرت سیدہ ام طاہر رضی اللہ عنہا کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں "جب کوئی نازک موقع آتا میں یقین کے ساتھ ان پر اعتبار کر سکتا تھا، ان کی نسوانی کمزوری اس وقت دب جاتی۔ چہرہ پر استقلال اور عزم کے آثار پائے جاتے اور دیکھنے والا کہہ سکتا تھا کہ اب موت یا کامیابی کے سوا اس عورت کے سامنے کوئی تیسری چیز نہیں"۔

یہ صفات کسی نہ کسی حد تک سب احمدی خواتین کا طرہ امتیاز ہیں جنہوں نے نہ صرف جسور اور غیور نسلیں پیدا کیں بلکہ احمدی مردوں کے شانہ بشانہ عظیم خدمات انجام دیں۔ چنانچہ تحریک شدھی ہو یا حفاظت مرکز یا دین کے دفاع کی ضرورت، ان خواتین کے کارنامے تاریخ میں نمایاں ہیں اور ایسے کئی واقعات محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ کے مضمون میں شامل ہیں جب احمدی خواتین پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے حتی کہ انہوں نے جانیں قربان کردیں۔ اور وہ وقت بھی آیا جب ظلم کے خوف سے اگر مردوں نے ایمانی کمزوری دکھائی تو ان کی عورتوں نے احمدیت کی خاطر اپنے مردوں سے لاتعلقی کا اظہار کردیا۔ جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا کہ مردوں نے بھی عورتوں کی ایمانی جرات دیکھ کر ظلم کے سامنے جھکنے سے انکار کردیا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ سالانہ برطانیہ و جرمنی ۹۴ء کے مواقع پر متعدد واقعات بیان کرنے کے بعد فرمایا "ان واقعات کو زندہ رکھنا ہمارا فرض ہے، ہماری ذمہ داری ہے، ہمارا قرض ہے"۔

—★★★—

اسی خصوصی اشاعت سے محترم عبدالمنان ناہید صاحب کی ایک نظم کا آخری بند ملاحظہ ہو

مشام جاں میں ہو یوں مشکبار مرضی یار
دل و دماغ میں سودائے رنگ و بو نہ رہے
دلِ حزیں میں بس اک تیری آرزو کے سوا
یہ آرزو ہے کہ اب کوئی آرزو نہ رہے

—★★★—

اسی شمارہ کی زینت حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی قبولیت دعا کے چند واقعات (مرتبہ۔ مرزا خلیل احمد قمر صاحب) بھی شامل اشاعت ہیں۔

چودھری حاکم دین صاحب نے آدھی رات کو حضورؓ کی خدمت میں بیوی کی زچگی کی تکلیف کا عرض کیا۔ آپؓ نے دعا کرکے ایک کھجور دی اور فرمایا ولادت ہوجائے تو اطلاع دیدینا۔ کچھ دیر بعد بچی پیدا ہوئی لیکن رات زیادہ بھیگ جانے کی وجہ سے انہوں نے حضورؓ کو بےآرام کرنا مناسب نہ سمجھا۔ جب صبح بتایا تو حضورؓ نے فرمایا "اگر مجھے بھی اطلاع کردیتے تو میں بھی آرام سے سو رہتا۔ میں تمام رات تمہاری بیوی کیلئے دعا کرتا رہا۔"

ایک موقع پر آپؓ نے فرمایا "دعا کے سوا مجھے کوئی بات سمجھ نہیں آتی"۔ یہ بھی فرمایا "میری دعائیں عرش پر بھی سنی جاتی ہیں۔ میرا مولیٰ میرے کام میری دعا سے بھی پہلے کر دیتا ہے۔"

—★★★—

fozman
foods

A LEADING BUYING
GROUP FOR
GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD,
ILFORD, ESSEX

TELEPHONE
0181-478 6464
0181-553 3611

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

14/3/97 - 23/3/97

4 DHUL QA'ADAH
Friday 14th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme -Seerat-un-Nabi (S.A.W) Nusrat Jehan Academy (Junior Section) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 22 (5.5.94) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel ul Quran (R)
07.00	Pushto Programme : Quiz - Nasirat and Atfal
08.00	Bazm-e-Moshaira : An Evening With Rehmat Qarni And Ghulam Ali Bulbul Kashmiri (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.3.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 14.3.97
15.15	Computers For Everyone -Part 1 (New Weekly Programme)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
22.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 14.3.97 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 14.3.97 (R)

5 DHUL QA'ADAH
Saturday 15th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computer's For Everyone - Part 1 (New Weekly Programme) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety : Speech By -Syed Ahmed Ali Shah
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends - 15.3.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque. London, UK - 15.3.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV at Mahmood Hall , London , U.K. (1.3.86)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -15.3.97
15.30	Canadian Desk -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.3.97 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

6 DHUL QA'ADAH
Sunday 16th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 15.3.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Quiz Seerat-un Nabi (S.A.W.) No.2
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV , Mehmood Hall , London , Organized By Khuddam-ul-Ahmadiyya , U.K. (26.3.95)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 16.3.97
15.30	Around The Globe : Ahmadiyyat in Desert (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Children's Moshaira
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi -Lajna Imaillah
21.30	Dars-ul-Quran (No. 18) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.30	Learning Chinese

7 DHUL QA'ADAH
Monday 17th March 1997

1 .00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Children's Moshaira (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around The Globe : "Ahmadiyyat in Desert" (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (16.3.97)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Children's Moshaira (R)
07.00	Dars-ul-Quran (No. 18) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London , U.K. (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.3..97)
15.00	M.T.A. Sports - All Rabwah Basketball Tournament - Fazl-e-Omar Club Vs Furqan Brothers Club
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.3.97) (R)
23.00	Learning Norwegian

8 DHUL QA'ADAH
Tuesday 18th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - All Rabwah Basketball Tournament -Fazl-e-Omar Club Vs Furqan Brothers Club (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (17.3.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Pushto Programme : Quiz Khuddam-ul-Ahmadiyya
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.55	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London , U.K. (9.2.90)
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (18.3.97)
15.15	Medical Matters : "Hereditary Diseases of The Heart " Guest : Dr. Mehmood-ul-Hasan Noori (Heart Specialist) Host:Dr. Saqib Sami
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Karnat
21.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (18.3.97) (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

9 DHUL QA'ADAH
Wednesday 19th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters : "Hereditary Diseases of The Heart " Guest : Dr. Mehmood-ul-Hasan Noori (Heart Specialist) Host:Dr. Saqib Sami
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.45	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV (18.3.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Karnat
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme : Bengali Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat M. Abdullah Sanori Sahib
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner -Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Al Maidah - "Sharbat"
22.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

10 DHUL QA'ADAH
Thursday 20th March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (A.S): Hadhrat M. Abdullah Sanori Sahib (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Sindhi Programme -Sindhi Translation of FridaySermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (9.6.95)
08.00	Al Maidah - "Sharbat"(R)
08.55	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.55	Urdu Class (R)
10.55	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV-
15.00	Quiz Programme : Seerat-un-Nabi (S.A.W.) Nusrat Jehan Academy (Junior Section)
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 22 (5.5.94) (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bazm-e-Moshaira : Yaum-e-Masih-i-Maud (A.S.)
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
23.00	Learning Dutch

11 DHUL QA'ADAH
Friday 21st March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme - Seerat-un-Nabi (S.A.W.) (R)
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 22 (5.5.94) (Part 2) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat With Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme : Hundred Years of Ahmadiyyat
08.00	Bazm-e-Moshaira : Yaum-e-Masih-i-Maud (A.S.) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.3.97
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih With Urdu Speaking Friends -21.3.97
15.15	Computers For Everyone -Part 2
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sh
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends - 21.3.97 (R)
22.45	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.3.97 (R)

12 DHUL QA'ADAH
Saturday 22nd March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Computers For Everyone -Part 2 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	M.T.A. Variety :Truth of The Promised Messiah (A.S.)
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends- 21.3.97 (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Tarteel-ul-Quran (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 21.3.97 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time: Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (8.3.96)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -22.3.97
15.30	Canadian Desk
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Let's Learn Salat
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV -22.3.97(R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen

13 DHUL QA'ADAH
Sunday 23rd March 1997

00.00	*Announcements and Detail of Programmes*
00.05	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Canadian Desk (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (22.3.97) (R)
06.00	*Announcements and Detail of Programmes*
06.05	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Let's Learn Salat (R)
07.00	Siraiki Programme : Quiz Seerat-un-Nabi (S.A.W.) No.3
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
10.50	Bengali Programme
12.00	*Announcements and Detail of Programmes*
12.05	Tilawat, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question, And Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV, at Mehmood Hall, London (26.3.95) (Part 2)
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with English Speaking Friends - 23.3.97
15.30	Around The Globe :"Ahmadiyyat in Desert" (Part 2)
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme
18.00	*Announcements and Detail of Programmes*
18.05	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Children's Moshaira
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Bait Bazi - Ayesha Diniyat Academy , Rabwah
21.30	Dars-ul-Quran (No. 19) (1995) By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque , London (R)
23.30	Learning Chinese

Please note : Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)

ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095

Vol. 4 Friday, March 14, 1997 No. 11

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سب سے چھوٹی بیٹی صاحبزادی طوبیٰ سلمہا اللہ کی شادی کی پر مسرت تقریب

پیارے آقا کی خوشیوں میں اہل ربوہ اور دور و نزدیک سے تشریف لائے ہوئے احباب اور مہمانوں کی شرکت

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل کی وساطت سے رخصتی کے وقت دلگداز اجتماعی عالمی دعا

ربوہ (۵ مارچ۔ وقائع نگار خصوصی) ربوہ میں جان سے پیارے آقا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صاحبزادی مکرمہ عطیۃ المجیب طوبیٰ سلمہا اللہ کی شادی ہمراہ عزیز مکرم صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی تقریب مسرت و شادمانی کا ایک یادگار مرقع تھی۔ ربوہ کے ہر اس شہری یا ہر اس احمدی نے جس کو مدعو کیا گیا تھا یا اسے انتظامات میں شرکت کی کوئی سعادت ملی اس کو اپنی زندگی کی ایسی یادگار شادی بنادیا جس کی خوبصورت اور حسین یادیں وہ لمبے عرصے تک فراموش نہ کرسکے گا۔

اس جذبہ کا محرک پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے غیر معمولی اور للّٰہی محبت تو تھی ہی مگر اس تقریب میں خصوصی بات یہ تھی کہ پیارا محبوب آقا ملک اور وطن سے دور رہنے پر مجبور ہے۔ ان کی پیاری بیٹی کی شادی کی تقریب میں کوئی کمی نہ رہ جائے اور کسی کو یہ احساس نہ ہو کہ حضور ایدہ اللہ ملک سے دور ہیں۔ یا ان کی بیٹی باپ سے دوری کی وجہ سے کوئی کمی محسوس نہ کرے۔ غرضیکہ محبت، ذمہ داری اور حضور کی جدائی کے دکھوں کو دباتے ہوئے یہ شادی ایک پر مسرت اور یادگار تقریب بن کر رہ گئی تھی۔

اس تقریب کے جملہ انتظامات جیسا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایم۔ٹی۔اے پر بتایا محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید کے سپرد تھے۔ محترم چوہدری صاحب نے تقریب سے کئی دن پہلے ہی جملہ انتظامات شروع کروا دیئے تھے اور ہفتہ دس دن پہلے ہی تمام لوگوں کو ان کی ڈیوٹی بتا دی گئی تھی اور انہوں نے اپنے معاونین کو ساتھ لے کر انتظام شروع کروا دیئے تھے۔ ہر منتظم اور معاون اس خدمت کو اپنی خوش بختی سمجھ رہا تھا۔ ہر کام کرنے والے کی آنکھوں سے پیارے آقا کے لئے محبت اور خوشی کی جھلکیاں لہریں مارتی تھیں جو کبھی کبھی نمی میں بھی بدل جاتی تھیں۔

رخصتانہ کی یہ پر مسرت تقریب قصر خلافت کے عقبی لان میں منعقد کی گئی اس تقریب کی خاص بات یہ تھی کہ عین رخصتانہ کے وقت حضور ایدہ اللہ نے لندن میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ پر اس شادی کے بابرکت ہونے کے لئے عالمی دعا کرائی جس میں دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود احمدی احباب و خواتین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ اس طرح سے یہ پہلی شادی تھی جس کی دعا عالمی طور پر ہوئی۔

بارات لاہور سے مورخہ ۴ مارچ کو قریباً ساڑھے پانچ بجے شام ربوہ پہنچی جہاں باراتیوں کا استقبال محترم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتین نے کیا۔ بارات کی رہائش کا انتظام تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں کیا گیا تھا۔

اگلے روز بارات یہاں سے دن کے قریباً پونے ایک بجے قصر خلافت کے لئے روانہ ہوئی۔ روانگی سے قبل محترم نواب عباس احمد خان صاحب نے دعا کروائی۔ دولہا مرزا بشیر احمد صاحب سنہری پگڑی، سفید شیروانی اور شلوار اور سنہرا کھسہ پہنے ہوئے تھے۔ دولہا کی گاڑی کو نہایت نفاست سے گلاب کے سرخ پھولوں سے سجایا گیا تھا۔

مردوں کی طرف بارات کا استقبال کرتے ہوئے سب سے پہلے حضور ایدہ اللہ کے بڑے بھائی محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب سابق وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دولہا کو ہار پہنائے۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی ربوہ اور حضور کے برادران اور محترم چوہدری حمیداللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید اوز دیگر احباب نے دولہا اور ان کے والد کو ہار پہنائے۔

سٹیج پر دولہا کے ساتھ محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر صوبہ پنجاب، محترم صاحبزادہ مرزا نسیم احمد صاحب، محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب تشریف فرما تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (دعوت الی اللہ) نے کی۔ بعد ازاں مکرم داؤد احمد صاحب ناصر آف جرمنی نے حضرت مسیح موعودؑ کا دعائیہ منظوم کلام "سبحان من یرانی" ترنم سے پیش کیا جس کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے اس رشتہ کے مبارک ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

سٹیج سے اعلانات کرنے کا فریضہ مکرم ملک منور احمد صاحب جاوید نائب ناظر ضیافت انجام دے رہے تھے۔ دعا کے بعد انہوں نے اعلان کیا کہ احباب تشریف رکھیں، چند لمحوں کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ مہمانوں سے مخاطب ہوں گے۔ مہمانان کرام یہ اعلان سن کر حیران رہ گئے اور انہوں نے خوشگوار حیرت کے ساتھ اپنی نگاہیں پنڈال میں لگے ہوئے نصف درجن ٹی۔وی سیٹوں پر مرکوز کردیں۔ تھوڑی دیر میں حضور انور ایدہ اللہ ٹیلی ویژن کی وساطت سے سکرین پر آئے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی طرف سے عالمی دعا

حضور انور ایدہ اللہ نے جملہ مہمانوں کو سلام کہا اور ان کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ حضور نے بتایا کہ آج کی اس تقریب شادی کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ شادی کی اس تقریب کی STILL تصاویر انٹرنیٹ کے ذریعے لندن میں موصول ہو رہی ہیں۔ حضرت صاحب یہ تصاویر دیکھ کر ساتھ ساتھ ان کا ذکر بھی فرما رہے تھے کہ فلاں جگہ فلاں صاحب بیٹھے ہیں اور فلاں جگہ فلاں صاحب ہیں۔ حضور انور نے فرمایا اس نظام کے لئے جو کمپنی مامور ہے اس کے پاس ابھی تک صرف STILL (ساکن) تصاویر بھجوانے کا انتظام ہے۔ ابھی یہ متحرک تصاویر نہیں بھجوا سکتے۔ حضور نے فرمایا کہ اگرچہ تقریب میں ایک دعا ہو چکی ہے لیکن اب مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کی وساطت سے جو دعا ہوگی وہ عالمی دعا ہوگی جس میں مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ دیکھنے والے دنیا کے تمام افراد شامل ہوں گے۔ اللہ کی شان ہے کہ اس ذریعے سے جماعت کے اتحاد کا یہ نشان ظاہر ہو رہا ہے کہ جماعت ایک ہاتھ پر اٹھتی ہے اور ایک ہاتھ پر بیٹھ جاتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ آج کی دعا میں صرف میری بیٹی کی خوشیوں کو ہی نہیں بلکہ ساری دنیا کی بیٹیوں کی خوشیوں کو یاد رکھیں۔ حضور نے فرمایا کہ بچیوں کی جدائی باپوں کے لئے بڑا کٹھن مرحلہ ہوتا ہے۔ سب دنیا کی بچیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اس کے بعد حضور انور نے ایک بج کر پچاس منٹ پر (پاکستانی وقت) پر عالمی دعا کروائی جس میں دنیا بھر کے احمدیوں نے شرکت کی۔ بعد میں حضور نے تشریف لانے والے مہمانوں کا ایک بار پھر شکریہ ادا فرمایا اور سب کو سلام کہا۔ اس کے بعد مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

قصر خلافت کے عقبی لان کو اس موقعہ پر نہایت خوبصورت مگر سادگی سے سجایا گیا تھا۔ عورتوں اور مردوں کے لئے الگ شامیانے اور کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ کلوز سرکٹ ٹیلی ویژن کے ذریعے تقریب کی کارروائی مردانہ اور زنانہ حصے میں ٹی۔وی سیٹوں پر دکھائی جا رہی تھی۔

تقریب میں شریک ہونے والے احباب کی کثیر تعداد میں صدر انجمن احمدیہ کے ناظر صاحبان، تحریک جدید کے وکلاء، وقف جدید، ذیلی تنظیموں کے افراد اور دیگر جماعتی اداروں کے کارکنان کے علاوہ اہل ربوہ کی ایک بڑی تعداد شامل تھی۔ اس کے علاوہ کئی غیر از جماعت معززین علاقہ نے بھی تقریب شادی میں شمولیت کی۔ اس تقریب میں یتامیٰ، مساکین اور بیوگان کی بڑی تعداد مدعوئین میں شامل تھی۔ اس تقریب کی اہم بات یہ بھی تھی کہ اس میں راہ مولیٰ میں جان قربان کرنے والے کے اہل خانہ اور بچوں اور اسیران راہ مولا کے اہل خانہ اور بچوں کو بھی خصوصی طور پر مدعو کیا گیا تھا۔

خواتین کی طرف انتظامات

خواتین کی طرف جملہ انتظامات خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خواتین، بچیوں اور ربوہ کی دیگر خواتین نے انجام دیئے۔

لاہور سے جب بارات ۴ مارچ کی شام ربوہ آئی تو تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس میں حضور ایدہ اللہ کی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امۃ الباسط بیگم محترم میر داؤد احمد صاحب، صاحبزادی امۃ الرؤف صاحبہ بیگم محترم میر مسعود احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ الکافی صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا عمر احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی امۃ العلیم صاحبہ بیگم نواب منصور احمد خان صاحب اور خاندان کی دیگر بچیوں نے ان کا استقبال کیا۔

مورخہ ۵ مارچ کو بارات کا استقبال کرنے والی خواتین میں حضرت آپا طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضور انور کی ہمشیرگان، بھابیاں، بھانجیاں اور بھتیجیاں اور حضور انور کی تینوں بیٹیاں محترمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب، محترمہ صاحبزادی فائزہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب اور محترمہ صاحبزادی یاسمین مونا صاحبہ بیگم مکرم کریم اسعد احمد خان صاحب شامل تھیں۔ جملہ خواتین اور بچیاں بارات کے راستہ کے دونوں طرف ہار اور پھولوں کی پتیاں لے کر کھڑی تھیں اور باراتی خواتین کو ہار پہنا رہی اور ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کر رہی تھیں۔

بارات جب قصر خلافت پہنچی تو خواتین کے حصے

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد